SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday March 10, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ

اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾

فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللهُ لَهُمْ

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛ قَدْ

اَنْزَلَ اللهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللهِ مُبَيِّنٰتٍ

لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ

يُّؤْمِنْ بِاللهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ

سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ

اللهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Thursday March 10, 1988

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ
اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۚۖ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚۛ قَدْ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿١١﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ڏ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے
اور بہت سی بستیوں (کے رہنے والوں) نے اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے احکام سے سرکشی کی تو ہم نے ان کو سخت حساب میں پکڑ لیا اور ان پر (ایسا) عذاب نازل کیا جو نہ دیکھا تھا نہ سنا۔ سو انہوں نے اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ لیا اور ان کا انجام نقصان ہی تو تھا۔ خدا نے ان کے لئے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے تو اے ارباب دانش جو ایمان لائے ہو خدا سے ڈرو۔ خدا نے تمہارے پاس نصیحت (کی کتاب) بھیجی ہے۔

(اور اپنے) پیغمبر (بھی بھیجے ہیں) جو تمہارے سامنے خدا کی واضح المطالب آیتیں پڑھتے ہیں تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے ہیں ان کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آئیں۔ اور جو شخص ایمان لائے گا اور عمل نیک کرے گا ان کو باغہائے بہشت میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ابدالآباد ان میں رہیں گے۔ خدا نے ان کو خوب رزق دیا ہے۔

خدا ہی تو ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور ویسی ہی زمینیں۔ ان میں (خدا کے) حکم اترتے رہتے ہیں تاکہ تم لوگ جان لو کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے اور یہ کہ خدا اپنے علم سے ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

LATE STARTING OF THE SESSION

Mr. Chairman : I regret to point out to the Leader of the House that we are starting today's proceedings almost 50 minutes late and that also on a day when we are considering awarding ourselves substantial increases in travelling allowance and other facilities. I accept that rain does slow down things but it should not be to that extent. I hope, punctuality would be observed in future.

Mr. Mohammad Ali Khan : I am sorry that we are starting the proceedings today about an hour late. About 50% of the Members whose names were brought out in the ballot, some were re-elected, others were not in a position to be re-elected. Those who were re-elected are still receiving falicitations and congratulations from their friends and relatives. So, most of them have stayed back and have not come to Islamabad. Furthermore, tomorrow and day after we are having no sittings, so most of the Members have already left. *Insha-Allah,* I will impress upon them to be very punctual in future. I am sorry for this thing.

Mr. Chairman : Thank you very much. Prof. Khurshid Ahmed.

پروفیسر خورشید احمد :۔ جناب چیئرمین! ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے خود اس امر کا نوٹس لیا۔ سینیٹ نے یہ روایت قائم کی تھی کہ ہمارے ہاں کبھی ایسی تاخیر نہیں ہوئی اور بار بار کورم ٹوٹا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہرگز ہمارے لئے باعث فخر نہیں کہ ہم ایسی مثالیں بار بار پیش کریں۔ محترم قائد ایوان نے جو بات کہی ہے اس کے بارے میں، میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ بات حکومت کی پارٹی اور اپوزیشن سب کے لئے برحق ہے۔ عبدالرحیم میرداد خیل بھی اسی زمرے میں شامل ہیں جن کو صرف تین سال تک ممبر رہنا ہے کرنا ہے لیکن وہ باقاعدگی سے حاضر ہو رہے ہیں۔ جس وقت تک ایک شخص ممبر بھی ہے اس ایوان کا، اس کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ آخری دن تک یہاں کی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ایوان کو اس طرف متوجہ کیا اور ہم آپ کی تائید کرنا چاہتے ہیں اور یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اس ایوان کے اراکین ماضی میں جو اچھی مثال قائم کی ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پر قائم رہیں اور اس کو آگے بڑھائیں چہ جائیکہ یہاں بھی بار بار کورم ٹوٹے اور ایک ایک گھنٹہ تاخیر سے اجلاس شروع ہو۔

QUESTIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین :۔ شکریہ ۔ وقفہ سوالات ۔ سید مظہر علی صاحب

F. G. COLLEGE TUITION FEES

11. ***Syed Mazhar Ali (Put by Mr. Aodur Rahim Mir Dad Khel)** Will the Minister for Education be pleased to state :

(a) the average monthly tuition fees of colleges run by the Federal Government ; and

(b) when the fees were last revised ?

Syed Sajjad Haider : (a) The tuition fees charged in various colleges is given as under :—

Colleges under Federal Directorate of Education :

FA/F. Sc.	B.A./B. Sc.	M.A./M. Sc.
Rs. 15 P.M.	Rs. 20 P.M.	Rs. 25 P.M.

Colleges under the Directorate of FGEI (Cantts & Garrisons) :

F.A/F. Sc.	B.A/B. Sc.	M.A/M. Sc.
Rs. 10 P.M.	Rs. 12 P.M.	—

Colleges under Board of Governors :

	F.A./F. Sc.	*B.A./B. Sc.*	*M.A./M.Sc.*
(i) Urdu Arts College, Karachi.	Rs. 15	Rs. 20	Rs. 40
(ii) Urdu Science College, Karachi.	20	25	30
(iii) Islamabad Model Colleges.	100	150	—
(iv) National College of Arts, Lahore.	—	20	—
(v) Dawood College of Engineering & Technology, Karachi.	—	200 per academic year.	—

(vi) Baluchistan Engineering College Khuzdar.	—	Do.

(b) The fees in the Colleges under Federal Directorate of Education Islamabad were revised on 1st January, 1985, in Islamabad Model Colleges in April, 1985 and in Urdu Science College, Karachi during 1986-87. The fees in other institutions have not been revised since 1974.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :- کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم یہ بیان فرمائیں گے ۔ کہ بلوچستان انجنیئرنگ کالج جب کہ شروع ہی نہیں ہوا تو کیا اس کی کوئی ماہانہ فیس مقرر کی گئی ہے ۔ اگر ہے تو کیا ہے ؟

ملک نسیم احمد آہیر :- جناب اس سلسلے میں ہم نے گزارش کی ہے کہ جب تک کالج شروع نہیں ہوتا ۔ اس وقت تک داود انجنیئرنگ کالج میں ہم نے جو فیس رکھی ہے تقریباً وہی فیس ہوگی ۔

مولانا کوثر نیازی :- جناب والا ! کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ فیڈرل گورنمنٹ کے ماڈل سکولوں کی فیسیں دوگنی کر دی گئی ہیں ؟

ملک نسیم احمد آہیر :- جناب ۸۵ء میں ہم نے ان کو ریوائیز کیا تھا ۔ ۸۶ - ۸۷ء کے دوران اس کے بعد دوبارہ دوگنی نہیں کی گئیں ۔ جو اضافہ ۸۶ - ۸۷ء میں کیا گیا تھا اس کے بعد دوبارہ کچھ اضافہ نہیں کیا گیا ۔

مولانا کوثر نیازی :- یہ فیصلہ کب سے امپلیمنٹ ہوا ہے ؟

ملک نسیم احمد آہیر :- پچھلے سال سے جی ۔

مولانا کوثر نیازی :- کیا یہ دوگنی ہوگئی ہیں ؟

ملک نسیم احمد آہیر :- میں اس وقت تو یہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں لیکن بڑھائی ضرور گئی تھیں ۔

مولانا کوثر نیازی :۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ان سکولوں میں مزید دو مضمون حساب اور سائنس انگلش میں پڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے ۔

ملک نسیم احمد آہیر :۔ کمپلسری نہیں کیا گیا بلکہ آپشن دی گئی ہے کہ جو بچے حساب اور سائنس انگلش میں پڑھنا چاہیں ان کو یہ ایڈیشنل سہولت دی گئی ہے ۔ پابندی نہیں لگائی ۔

قاضی عبداللطیف :۔ کیا وزیر تعلیم صاحب یہ ارشاد فرمائیں گے کہ کیا پنجاب میں عربی اور فارسی کو اختیاری مضامین سے بھی خارج کر دیا گیا ہے ۔

ملک نسیم احمد آہیر :۔ جناب جہاں تک میرا علم ہے ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔ میں اس سلسلے میں کوئی واضح بات کہنے سے قاصر ہوں جب تک میں پراونشل گورنمنٹ سے یہ اطلاع حاصل نہ کر لوں ۔

جناب چیئرمین :۔ سوال یہاں فیس تک محدود ہے اور آپ جو سوال اٹھا رہے ہیں میرے خیال میں اس کے لئے فریش نوٹس کی ضرورت ہوگی ۔ جناب پروفیسر خورشید صاحب ۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ جناب میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ نے 1979ء میں اس بارے میں ایک واضح پالیسی طے کی تھی ۔ کیا اس کے بعد اس پالیسی کو چیلنج کیا گیا ہے ۔ اگر چیلنج کیا گیا ہے تو کیا اس کے کے بارے میں اس ایوان کو اعتماد میں لیا گیا ہے ۔ اس لئے کہ محض یہ کہہ دینا کہ ہم نے آپشنل کر دیا ہے ، یہ بات درست نہیں ہے اس بنیادی پالیسی سے departure ہے ۔

جناب چیئرمین :۔ میرے خیال میں یہ substntial question ہوگا جو اس سوال کے متعلق نہیں ہے ۔

جناب شاد محمد خاں :۔ جناب والا ! کیا وزیر صاحب یہ بیان کریں گے کہ فیڈرل سکول یا دوسرے سکولوں میں تعلیمی انحطاط کی وجہ سے لوگوں کا رخ پرائیویٹ سکولوں کی طرف بڑھ رہا ہے ۔ وہاں فیسیں زیادہ دی جا رہی ہیں ۔ اس کا کوئی تدارک کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

ملک نسیم احمد آہیر:۔ جناب میں نے یہی گزارش کی ہے کہ اس کی ایک وجہ یہی ہے کہ یہ جو آپشنل سہولت مہیا کی گئی تھی حساب اور سائنس پڑھانے کے لئے اسی لئے بہت سے لوگ اپنے بچوں کو سرکاری سکولوں کی بجائے پرائیویٹ سکولوں میں لے جا رہے تھے جہاں نہ تو ان کا معیار اچھا تھا نہ تعلیم لیکن فیسیں بہت بڑی تھیں اور انگلش میڈیم کے نام پر لوگوں پر کافی زیادتی کی جا رہی تھی ان کو لوٹا جا رہا تھا تو ہم نے یہ سہولت گورنمنٹ سکولوں میں مہیا کر دی ہے تاکہ بچے محض اس وجہ سے ان کے ہتھے نہ چڑھیں۔

جناب چیئرمین:۔ اگلا سوال سید مظہر علی صاحب۔

TELEPHONE CALL CHARGES FROM NEW YORK TO KARACHI

12. ***Syed Mazhar Ali (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel) :** Will the Minister for Communications be pleased to state what are respective charges of telephone calls from New York to Karachi as charged by the Bell Telephone Company, U.S.A. and from Karachi to New York as charged by the T&T Department of Pakistan and if our rates are higher, reason for the same?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (read by Sardar Fateh Muhammad M Hasani) : The charges for a three minute Station to Station Call from Karachi to New York as charged by the T&T Department of Pakistan is Rs. 129. Each additional minute is charged at Rs. 43. This charge is in conformity with the recommendations of the International Telegraph and Telephone Consultative Committee, I.T.U. Geneva.

To answer the remaining part of the question Pakistan Embassy in U.S.A. and the Bell Telephone Company, U.S.A. are being requested to let us know the telephone call charges from New York to Karachi as charged by the Bell Telephone Company, U.S.A.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل:۔ جناب والا! اس میں یہ لکھا ہے کہ امریکہ میں پاکستانی سفارتخانے سفارتخانہ ہونا چاہیئے سفارتخانے نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین :۔ کئی دفعہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ :۔

عاقلان پے نقطہ نمی روند

پرنٹنگ کی غلطی ہو جاتی ہے :۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ دوسرا جناب وزیر محترم سے میں یہ پوچھوں گا کہ کیا اس وقت ملک کے اندرونی مسائل سے جو عوام دوچار ہیں تو پسماندہ علاقوں میں ان کی سہولتوں کے لئے ٹیلیفون ایکسچینج کے لئے کیا کوئی طریقہ کار ہے ؟

جناب چیئرمین :۔ سوال سمجھا نہیں ۔ برائے مہربانی اس کو دوبارہ دہرائیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ یعنی پاکستان کے دیہاتی علاقوں میں ٹیلی فون ایکسچینج قائم کرنے کے کیا ارادے ہیں اور کتنی Limit ہے آپ کی اس سال میں ۔

جناب چیئرمین :۔ سردار صاحب یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو پروگرام ہے آپ کا ڈویلپمنٹ یا ایکسٹینشن کا دیہاتی علاقوں میں، کتنے ایکسچینجز آپ اس سال قائم کرنا چاہتے ہیں ۔ سوال کے ساتھ زیادہ ریلیونٹ نہیں ہے کیا آپ کے پاس انفرمیشن ہے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ میرے پاس اس وقت exchanges کی کوئی فگرز نہیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ یہ اندرون ملک کا معاملہ ہے ۔ کیسے معلومات نہیں ہیں آپ کو ؟

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :۔ کیا اس جواب سے یہ تصور کیا جائے کہ ہمارے ٹیلیفون ڈیپارٹمنٹ کا دنیا کے مختلف ملکوں سے جو رابطہ ہے ان کے ریٹس ان کے پاس موجود نہیں ہیں جو یہ سوال رجوع کیا گیا ہے ایمبیسی سے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب چیئرمین ! جیسا کہ جواب میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں جو ان کے اندرونی ٹیلیفون کے چارجز ہیں ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان سے پوچھا جائے گا باقی جہاں تک ہمارے پاکستان اور یو ایس اے کے درمیان ٹیلیفون سروسز کے لئے جو باہمی منظور شدہ ریٹس ہیں وہ ۲۶۵۵ ڈالر ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ جناب چیئرمین ! اگر سوال دوبارہ دیکھیں تو سوال یہ ہے کہ

Will the Minister for Communications be pleased to state what are respective charges of telephone calls from New York to Karachi as charged by the Bell Telephone Company U.S.A. . . . ?

جناب چیئرمین :۔ امریکہ میں اندرونی ریٹس کی بات نہیں تھی۔ بات یہ تھی کہ نیویارک سے کراچی تک وہ کمپنیز کتنا چارج کر رہی ہیں آپ کے ۱۲۹ روپے کے مقابلے میں۔

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب اسی لئے تو ہم ۲٫۵۵ ڈالر فی منٹ لیتے ہیں۔ ابھی اس کا ہمیں فی الحال پتہ نہیں ہے کہ وہ اپنے ملک میں کتنا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ سعید قادر صاحب کا سوال یہ تھا کہ جب آپ چارجز کا تعین کرتے ہیں تو آپ کے مختلف ممالک کے ساتھ جو ریٹس ہیں وہ تو محکمے کو معلوم ہونے چاہئیں۔

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ امریکہ کے ساتھ ہمارا ریٹ تو طے شدہ ہے۔ ۲٫۵۵ ڈالر فی منٹ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :۔ اگر ۲٫۵۵ ڈالر ہے تو اس کے حساب سے تین منٹ کے لئے ساڑھے سات ڈالر ہونے چاہئیں اور آپ کا ریٹ ۱۲۹ روپے ہے،

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ ۱۲۹ روپے جناب پہلے تین منٹ کے لیے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ ساڑھے سات ڈالر کا بھی کرنٹ ایکسچینج ریٹ تقریباً ۱۷۰ روپے ہی آئے گا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :۔ ویسے میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ کہہ سکتا ہوں کہ امریکہ سے پاکستان کا ریٹ بہت کم ہے بہ نسبت اس کے کہ جو پاکستان سے امریکہ کے لئے ریٹ ہے۔

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب چیئرمین ! ہم بھی ۲٫۵۵ ڈالر سے کم ہی لے رہے ہیں جب کہ ۲٫۵۵ ڈالر کے آفیشل ریٹ سے تقریباً ۴۶ روپے بنتے ہیں اور ہم اس وقت

تینتالیس روپے لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ اگلا سوال جناب سید مظہر علی صاحب

TOTAL EMPLOYEES OF P.I.A. AND GROSS EMOLUMENTS PAID LAST YEAR

13. ***Syed Mazhar Ali (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel)** : Will the Minister Incharge of the Aviation Division be pleased to state :

(a) the total number of employees of PIA ; and

(b) the gross emoluments paid in the last financial year to the PIA staff including major head-wise all perquisites and over-time payment ?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) 18938 employees were working in PIAC on 31-12-1987.

(b) Emoluments paid to the PIA staff during financial year 1986-87 major head-wise are as under :—

Salaries & Staff Welfare	Rs. in 000
Salary including Allowances	1,192,379
Overtime	33,540
Flying Allowance	47,231
Delayed Flight Allowance	4,118
Crew Meal Allowance	1,640
Shift Allowance	13,908
Airguard expenses	17,027
Casual Labour	27,635
Medical	74,746
Awards	1,368
Leave Travel Allowance	7,315
Provident Fund	29,078
Pension to Pilots	1,564
Welfare at Foreign Stations	4,057
Staff Canteen	10,863
Welfare Local	47,685
Executive Dining Hall	3,709
Pension	66,900
Total	1,584,763

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :- کیا وزیر دفاع ازراہ کرم یہ بیان فرمائیں گے کہ پی آئی اے کی جو لیبر ہے اس کو آپ وہی مراعات دے رہے ہیں جو دوسروں کو دے رہے ہیں۔ اپنے مسائل کو اجتماعی طور پر حل کرنے کے سلسلے میں اس پر جو پابندیاں ہیں۔ تو کیا وہ پابندیاں ہٹانے کا ارادہ ہے؟ اگر ہے تو کب تک؟

رانا نعیم محمود خاں :- جی فی الحال کوئی ارادہ نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :- یہ ارادہ نیک ہے یا غیر نیک ہے؟

جناب چیئرمین :- یہ نتیجہ آپ خود نکالیں۔ ان کا کوئی ارادہ ہے ہی نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد :- میرا سوال جناب چیئرمین اس چیز سے متعلق ہے کہ کیا حکومت نے کوئی Comparative study کی ہے اس بات کی کہ یہ delayed flight allowance مثلاً ہمارے ہاں کوئی چار ملین کے قریب ہم دے رہے ہیں اس کو کس طرح curtail کیا جا سکتا ہے اور دنیا کی دوسری ائرلائنز جو ہیں آپ کی comparable ان میں کیا پوزیشن ہے overtime کی اور ان تمام چیزوں کی کوئی comparable study کی گئی ہے۔؟

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you, Mr. Chairman, all sorts of studies are carried out as a continuous process for improving the management standards of PIA. As I had stated in my submissions regarding PIA when we had a debate that we are competing in the world market and to be able to do that we have to do all sorts of studies and keep ourselves abreast of the world situation. However, if I am asked a question at this moment what is the comparative study and what are the results, I would not be able to answer that question because I have not got the information. Thank you, Sir.

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :- جناب اس سوال کے جواب میں pension to pilots الگ دکھائی گئی ہے اور پنیشن last column میں الگ دکھائی گئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ پائلٹس کی پینشن الگ اور نیچے پینشن سب کی الگ کیوں دکھائی گئی ہے۔؟

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, that is because there are separate rules for Pilots and there are separate rules for other employees.

جناب چیئرمین: شکریہ، اگلا سوال انجنیئر سید محمد فضل آغا۔

PROVINCE-WISE AND CATEGORY-WISE PERCENTAGE OF EMPLOYEES OF T&T DEPARTMENT

14. ***Engr. Syed Muhammad Fazal Agha (put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel) : (Will the Minister for Communications be pleased** to state the category-wise percentage of employees from Grade-1 to 22 of each province working in Telegraph Department of Pakistan indicating also the names, grades and place of permanent residence of the employees from grade 15 and above belonging to Baluchistan ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (i) Category-wise percentage of employees from grade 1 to 22 of each province is placed in the Senate Library.

(ii) Statement giving names, grades and place of permanent residence of T&T employees from B-15 to B-21 belonging to Baluchistan is placed in the Senate Library.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! دراصل پہلے بھی ہم نے یہ درخواست کی ہے کہ یہ بہت ہی تفصیلی انفارمیشن ہوتی ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ اس سوال کے دونوں حصوں میں اگلے سوال کے بارے میں بھی معلومات لائبریری میں رکھی گئی ہیں لیکن ہمیں ان کو دیکھنے کا موقع نہیں ملا ہے یا تو آپ ہمیں موقع دیں کہ ہم اگلے دن ان معلومات کے بارے میں سوال اٹھا سکیں یا ہمیں یہ کچھ عرصہ پہلے فراہم کی جائیں۔

جناب چیئرمین: پہلے فراہم کرنا تو مشکل ہے لیکن بعد میں

it can be deferred actually if he wants to raise supplementary.

پروفیسر خورشید احمد: ضمنی سوالات جو ہیں کم از کم ایسے مواقع پر اگلے دن ان کا موقع دیا جانا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: اصل میں پہلے بھی جیسے میں نے عرض کیا تھا یہ سوالات غیر نشان دار ہونے چاہئیں پہلے جواب آجائے اس کا مطالعہ کریں پھر

on the basis of the information furnished to you, you can raise fresh question.

صحیح طریقہ وہی ہے لیکن اگر آپ اس کو ڈیفر کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں اور غالباً منسٹر صاحب کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ تو

We will defer them to the next sitting.

P.I.A. EMPLOYEES DOMICILED IN BALUCHISTAN

15. * **Engr. Syed Muhammad Fazal Agha (Put by Mr. Abdul Rahim Mir Dad Khel)** : Will the Minister for Defence be pleased to state the total number of employees showing their grades, posts, names and places of permanent residence in Baluchistan province in the Pakistan International Air Lines.

Rana Naeem Mahmud Khan : A statement containing the required information is attached as Appendix 'A'.

(Statement has been placed in the Senate Library).

جناب چیئرمین :- اگلا سوال نمبر ۱۶ -

P.I.A. FLIGHTS FROM QUETTA TO JEDDAH FOR INTENDING PILGRIMS

16. ***Eng. Syed Muhammad Fazal Agha (Put Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel)** : Will the Minister for Defence be pleased to state whether there is any personal under consideration of the Government to arrange direct flight of PIA from Quetta to Jeddah for intending pilgrims?

Rana Naeem Mahmud Khan : No.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :- کیا وزیر موصوف اس کی وجوہات بتا سکیں گے ؟

Rana Naeem Mahmud Khan : Mr. Chairman, as far as the question of providing services for the pilgrims to Saudi Arabia for Haj is concerned the Government had decided that the country be divided into

[Rana Naeem Mahmud Khan]

two areas and proper facilities be provided at Karachi and Islamabad. This was directed by the President in 1985. We have accordingly made for the pilgrims of Northern areas to be dealt with from Islamabad and the Southern part of the country from Karachi. You would appreciate that a very large investment and facilities have to be developed to handle this traffic and at the moment we find it very difficult to create facilities to handle this seasonal traffic at more than two places. Thank you.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل:- جناب والا! میں اس سلسلے میں اتنا ہی عرض کروں گا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے کل تحریک التواء بھیجی تھی اور وہ چیمبر میں مسترد ہوگئی۔ لیکن میں اس کا حوالہ دیتا ہوں کہ خاران میں شمسی واشک کا ہوائی اڈہ تو قائم ہو سکتا ہے عوام کے لئے نہیں بلکہ امریکہ کے لئے جو کہ اڈہ قائم کرنا چاہتا ہے اس سلسلے میں پوری تفصیل میرے پاس ہے اس کی بجائے حکومت یہ کرتی کہ خاران میں ہوائی اڈہ قائم کرنے کی بجائے ان ممالک سے معاہدہ کرتی جو حاجیوں کے لئے ایک نیک کام ہوتا کہ وہ کوئٹہ سٹیشن سے جاتے۔ پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ امریکہ اس ریگستانی علاقے میں اڈہ قائم کرنا چاہتا ہے۔

جناب چیئرمین:- یہ جو آپ کا مفروضہ تھا وہ حقیقت پر مبنی نہیں تھا اس لئے کہ یہ امریکہ کا اڈہ ہے یا امریکہ بنا رہا ہے اس لئے وہ تحریک التواء بھی چونکہ حقائق کے برخلاف تھی لہٰذا اس کو چیمبر میں مسترد کرنا پڑا۔ باقی سوال کا جواب رانا صاحب دے سکتے ہیں۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you, Mr. Chairman Sir. First of all as you have very rightly pointed out, there is no truth at all in the question that any Airport is being developed in Pakistan for developing a base for the United States of America or for that matter any other country. The Government of Pakistan is committed to its stand of neutrality and no such facilities will be provided to any foreign country. As far as the question of asking for assistance from other countries for building Haj terminals is concerned-it is a question which I do not think is very. I would say, it would not enhance the prestige of Pakistan if we were to go out begging for each and every little requirement that we may have. As soon as the sufficient traffic and the need is felt we will *Insha-Allah,* develop our own facilities with our own resources.

قاضی عبداللطیف :- جناب والا! گزارش یہ ہے کہ ہم آپ کی رولنگ کو کبھی چیلنج نہیں کر سکتے نہ ہمیں یہ حق پہنچتا ہے۔ لیکن جب اس تحریک میں کوئی حقیقت نہیں تھی اور ملک کے اندر شبہات بڑھ رہے تھے تو بہتر بات یہ ہوتی کہ یہاں اس کو لایا جاتا تاکہ وہ شبہات جو کہ ملک کے اندر بڑھ رہے ہیں کہ امریکہ یہاں اڈے قائم کر رہا ہے۔ اس کا ازالہ ہو جاتا۔

جناب چیئرمین :- وہ چیئرمین کی صوابدید پر ہے کہ وہ ایوان کا وقت ان چیزوں پر ...... اور میں لفظ استعمال کروں گا "ضائع" کرنا چاہتے ہیں یا نہیں۔ جو حقائق پر مبنی نہ ہوں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

قاضی عبداللطیف :- جناب والا! میں گزارش یہ نہیں کر رہا، بلکہ میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ اگر یہ ایک شبہ پیدا ہو رہا ہے اور ملک کے اندر پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے تو اس کے ازالے کے لئے یہ چیز ہونی چاہیئے، میں نے پہلے یہ عرض کر دیا تھا کہ میں رولنگ کو چیلنج نہیں کر رہا۔

جناب چیئرمین :- جس معزز رکن کو شبہ پیدا ہوا ہے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ یہ حقائق پر مبنی نہیں ہے اور اس کا شبہ اس سے رفع ہونا چاہیئے۔ پروفیسر خورشید احمد جی

پروفیسر خورشید احمد :- میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کو جو دو زونز میں بانٹنے کی پالیسی حکومت نے بنائی تھی یہ ایسا تو نہیں ہے کہ یہ اس وقت بنائی گئی ہو جب کوئٹہ میں ائرلبس کی لینڈنگ فیسیلیٹیز نہیں تھیں اب وہ میسر ہیں تو کیا حکومت دوبارہ اس روشنی میں غور کرنے کو تیار ہے چونکہ اب ائرلبس کوئٹہ ائرٹرمینل کو استعمال کر سکتی ہے تو لوگوں کو سہولت ہوگی کہ حج کے لئے بھی اس کو استعمال کیا جائے۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Sir, I think, I have already stated that as soon as the need is felt, we will *Insha-Allah,* develop our own facilities. This was my submission earlier also on.

جناب چیئرمین :- اگلا سوال حاجی ملک فرید اللہ خان۔

N.W.D. FACILITY AT WANA

17. ***Malik Farid Ullah Khan (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel)** : Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that WANA, an agency Headquarters of South Waziristan, was not included in 6th Five Year Plan for a provision of NWD facility, if so, reasons?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : As per the existing policy, only automatic exchanges with a capacity of 400 or more lines are provided with direct dialing facility.

Since a manual exchange with 83 connections is working at WANA, it is not possible to provide NWD facilities due to technical reasons."

جناب چیئرمین :- سب جو غیر حاضر ممبر ہیں میرے خیال میں انہوں نے اپنا پاور آف اٹارنی آج میرداد خیل صاحب کو دیا ہوا ہے شکریہ

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :- اچھا ہے، آخر تک ان کا ساتھ نبھائیں، یہ تو بے وفا ہیں ہم تو بے وفا نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین :- بالکل صحیح ہے۔ اگلا سوال نمبر 18

CONVERSION OF GENERAL CARGO INTO CONTAINER SHIPS

18. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhry (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel)** : Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the number of new general cargo ships converted by the Pakistan National Shipping Corporation into container ships ; and

(b) the total expenditure incurred thereon together with the reasons for such conversion ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) All the 13 new general cargo ships acquired by PNSC are multi-purpose ships with general cargo as well as container lifting capability. However, since their acquisition some additional fittings were installed on four ships to improve upon the original container lifiting capability.

(b) The total expenditure incurred on such work was Rs. 6,411,259.

جناب چیئرمین :- اگلا سوال۔

AUDIT OF ACCOUNTS OF P.N.S.C. BY P.M. INSPECTION TEAM

19. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhary (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel) :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the date on which the accounts of PNSC were last audited by the Inspection Team of the Prime Minister of Pakistan ;

(b) the amount if any found by the Team to have been misappropriated or embezzled ; and

(c) the action taken by the Government so far against the persons responsible for the misappropriation or embezzlement ; and

(d) whether the report of the said Inspection Team could be laid on the Table of the House ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (read by Sardar Fateh Muhammad M. Hasani) (a) The Prime Minister's Inspection Team visited PNSC during 9—20 August, 1987 to probe into certain allegations and general working of PNSC. Formal report of the Team has not been received as yet.

(b) In view of the reply to (a) above, this does not arise.

(c) In view of the reply to (a) above, this does not arise.

(d) In view of the reply to (a) above, this does not arise.

پروفیسر خورشید احمد :- ضمنی سوال ، سوال یہ ہے کہ سات آٹھ مہینے گزرنے کے باوجود رپورٹ آئی کیوں نہیں ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ رپورٹ ابھی تک ہمارے پاس نہیں آئی۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ اس کے لئے کوئی چارہ وارا ڈالیئے۔

جناب چیئرمین :۔ میرے خیال میں یہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے تعلق رکھتی ہے محکمے والے شاید اس کے متعلق کچھ نہیں کر سکتے۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ لیڈر آف دی ہاؤس اس کا جواب دے دیں تو اچھا ہے۔

ملک محمد علی خان :۔ آ رہی ہے جناب۔

جناب چیئرمین :۔ اگلا سوال

CHARTERING OF FOREIGN SHIP BY P.P.S.C.

20. ***Mr. Muhammad Tariq Chaudhry (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel)** : Will the Minister for Communications be pleased to state whether it is a fact that the Pakistan National Shipping Corporation has chartered twelve foreign ships ; and if so, the reason therefor ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (ready by Sardar Fateh Muhammad M. Hasani) : Pakistan National Shipping Corporation has 5 foreign flag ships on charter to operate on PNSC's liner services carrying containers to U.K./Continent and Far East.

2. Most general cargo these days moves in containers. Since PNSC has no container vessels, foreign flag vessels have been chartered to meet the requirements of trade. Of the 5 chartered vessels, 3 are employed with our liner service to U.K./Continent and 2 with our Far East Line.

جناب چیئرمین :۔ ضمنی سوال ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ نیشنل شپنگ کارپوریشن کتنے خسارے میں ہے اور اگر ہے تو کیا اس کی لمٹ بتا سکیں گے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ اس وقت میرے پاس فگرز نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ اس وقت فگرز نہیں ہیں۔ فریش نوٹس۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اس کے لئے فریش نوٹس کی کیا ضرورت ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے آخر وزیر ہیں۔ ان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ وہ جس محکمے کے وزیر ہیں اس میں کتنا خسارہ ہے۔ کتنا نہیں ہے۔ کیا غبن ہے اور کیا نہیں ہے ایک سربراہ کو معلومات نہیں ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزارت تو پھر ایک عجیب ۔۔۔۔

جناب چیئرمین :۔ گورکھ دھندہ ہے۔

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب میرداد خیل صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ پی این ایس سی میں کوئی غبن نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین :۔ غالباً یہ صحیح ہے کہ خسارہ ہے لیکن شاید صحیح فگرز ان کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے یہ معذوری ظاہر کر رہے ہیں۔ اگلا سوال۔

NAVAL HOSPITAL OF ISLAMABAD

21. * **Maulana Kausar Niazi** : Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) Whether it is a fact that in Naval Hospital of Islamabad Antenatal Cards are issued to the families of the Naval Compatants without any free while Rs. 72 are charged from the civil employees of the Navy., and

(b) Whether it is also a fact that meal is served to the Members of the families of Naval Combatants admitted in the siad Hospital and no such facility is provided to the Civil employees of Navy and if so, the reasons for this discrimination?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) No.

(b) Meals served to families of combatants are well as the civilians are charged for and not free.

جناب چیئرمین :۔ ضمنی سوال کوئی نہیں ہے۔ اگلا سوال۔

EXPORT OF T.I.P. TELEPHONE SETS

22. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) whether it is a fact that some countries have placed orders for the import of telephone sets from Pakistan ;

(b) if so, the names of such Country and its demand ; and

(c) the expected time by which the demands of each country is likely to be met ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : No. A firm from Thailand asked for certain information which was supplied to them alongwith two samples of telephone instruments being manufactured by TIP with technical specifications thereof. No reply has so far been received from this party.

(b) & (c) This information can only be furnished after receipt of any export order.

جناب چیئرمین :- ضمنی سوال ؟

مولانا کوثر نیازی :- جناب والا! اگر میں وزیر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ انہیں غلط اطلاعات فراہم کی گئی ہیں اور تھائی لینڈ کی ایک فرم نے باقاعدہ لاکھوں کی تعداد میں سیٹوں کا آرڈر دیا ہے تو کیا وہ ذاتی طور پر اس بات کی انکوائری کرنے کے لئے تیار ہیں ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :- جناب یہ حقیقت ہے کہ تھائی لینڈ کی فرم نے پاکستان سے دس لاکھ ٹیلی فون سیٹ خریدنے کی خواہش ظاہر کی تھی ۔ اس کے نمونے بھی لے گئے ہیں اور ساتھ میں ہم نے ریٹ بھی دیئے ہیں لیکن ابھی تک وہاں سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا ہے ۔

جناب چیئرمین :- کنفرم آرڈر نہیں ہے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :- کنفرم آرڈر نہیں ہے اگر کوئی ایسا آرڈر ہے اور ہم نہیں دے رہے تو واقعی ہم اس پر غور کریں گے ۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا! جو جواب تھا وہ یہ تھا کہ تھائی لینڈ کی فرم نے کچھ معلومات مانگی ہیں اب وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ انہوں نے دس لاکھ کا آرڈر دینے کی خواہش ظاہر کی تھی تو ان دونوں جوابوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے چنانچہ میری اطلاع کی تصدیق ہوئی۔ انہوں نے دس لاکھ کا آرڈر دیا ہے۔

جناب چیئرمین :۔ نہیں وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خریدنے کی خواہش ضرور ظاہر کی ہے اگر سیمپل وغیرہ قابلِ قبول ہوئے۔ لیکن کنفرم آرڈر ابھی نہیں آیا کیونکہ جو سیمپلز بھیجے گئے ہیں ان کا جواب نہیں آیا۔ تو آپ کا فرمانا بھی صحیح تھا

مولانا کوثر نیازی :۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اندرون ملک جو ٹیلی فون سیٹوں کی ڈیمانڈ ہے وہ پوری ہو رہی ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جی ہاں اس وقت پوری ہو رہی ہے

پروفیسر خورشید احمد :۔ اگلے سوال کے جواب میں تو آپ نے کہا ہے کہ ۵۰ ہزار کی deficiency ہے۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا! تو دروں درچہ کردی کہ بیرون خانہ آئی

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :۔ اگر پاکستان کو دس لاکھ کا آرڈر مل جائے تو کیا ہم فوری طور پر یہ آرڈر پورا کر سکیں گے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جی ہاں ہم فیکٹری کو اپنے طور پر ایکسٹینڈ کرانے کی کوشش کریں گے اور انشاء اللہ اسے پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :۔ جہاں تک ہمیں علم ہے حکومت اس وقت دوسری فیکٹری لگانے کا ارادہ رکھتی ہے لیکن اس ارادے کو پورا کرتے کرتے دو تین سال لگ جائیں گے اور یہ ایکسٹنشن جو ہے یہ راتوں رات کیسے ہو جائے گی۔ اگر حکومت کے پاس اس قسم کے دس لاکھ کے آرڈر کی فرمائش بھی ہے تو کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ وہ ایسے اقدام اٹھائیں جس سے اس قسم کے اور آرڈر بھی آئیں تو ان کو کسی نہ

کسی طرح پورا کیا جائے۔

سردار فتح محمد ایم حسنی: جناب چیئرمین! اس وقت فوری طور پر ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ان کو دس لاکھ ٹیلی فون دے دیں۔ ظاہر ہے اگر وہ دس لاکھ ٹیلی فون کا آرڈر دیں گے تو ہم ان کو ٹائم بھی دیں گے اور اسی حساب سے ہم اپنی فیکٹری میں ایکسٹینشن کریں گے۔

مولانا کوثر نیازی: ہم ۲۱ ویں صدی میں یہ ٹیلی فون مہیا کر سکیں گے؟

جناب چیئرمین: میرے خیال میں اس کا انحصار اس چیز پر بھی ہوگا کہ تھائی لینڈ دس لاکھ ٹیلی فون دس سال میں مانگتا ہے یا ایک سال میں مانگتا ہے اور اس کی وضاحت بھی ابھی تک کسی نے نہیں کی ہے۔ بہرحال، اگلا سوال جناب مولانا کوثر نیازی صاحب۔

TELEPHONE INDUSTRY OF PAKISTAN

23. ***Maulana Kausar Niazi**: Will the Minister for Communications be pleased to state :

(a) the total annual production of telephone sets of the telephone Industry of Pakistan at present ;

(b) the present annual requirements of the above sets in the country ;

(c) any other equipment, with details, which is produced in the factory ;

(d) the total number of employees working in the said factory at present and the total expenditure incurred thereon ; and

(e) whether there is any proposal under consideration to introduce double shift working in the factory ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (read by Sardar Muhammad M. Hashmi) : (a) The present annual production capacity of Telephone Industries of Pakistan is 1,00,000 telephone sets.

(b) The present requirements is 1,50,000 Telephone Sets per annum.

(c) The following other equipment is manufactured in Telephone Industries of Pakistan per annum :

(i) Automatic Exchange Lines	50,000
(ii) Private Automatic Branch Exchange Lines	10,000

(iii)	Teleprinters	1,500
(iv)	Typewriters Standard	2,000
(v)	Typewriters Portable	5,000

An agreement has also been signed with M/S Siemens for production of :

(i)	Digital Electronic Public Exchange Lines ..	100,000 per annum
(ii)	Digital Electronic Tranist Exchange Lines ..	20,000 per annum
(iii)	Digital Electronic Private Branch Exchange Lines	10,000 per annum

(d) Total number of employees and workers in Telephone Industries of Pakistan is 3487 with a total expenditure of Rs. 130.45 Million per annum.

(e) The second shift is already working.

جناب چیئرمین :۔ سپلمنٹری ؟

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا! اس جواب میں بتایا گیا ہے کہ ہماری سالانہ ضرورت ڈیڑھ لاکھ ٹیلی فون سیٹ ہے اور اس وقت ہمارے ٹیلی فون بنانے کی جو استعداد ہے وہ ایک لاکھ ہے۔ پہلے وزیر صاحب نے بتایا کہ ہم ڈیمانڈ پوری کر رہے ہیں تو کونسا جواب درست سمجھا جائے ؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب چیئرمین! اس سے پہلے واقعی ہماری ضرورت ایک لاکھ تھی اور ابھی اس وقت ڈیڑھ لاکھ ہے تو اس ڈیڑھ لاکھ کو پورا کرنے کے لئے ہم اپنی فیکٹری میں ایکسٹینشن کریں گے۔

جناب چیئرمین :۔ سوال یہ تھا کہ پہلے آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ٹیلی فون فیکٹری اندرون ملک کی ضروریات پوری کرتی ہے دوسرے سوال سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ریکوائرمنٹ ایک لاکھ پچاس ہزار ہے اور آپ کی capacity ایک لاکھ ہے تو یہ جو دو سوالوں کے جوابات میں تضاد ہے اس کی وہ تشریح چاہتے ہیں۔

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ اس سے پہلے واقعی ایک لاکھ تھی اور اس وقت ابھی ہمیں ڈیڑھ لاکھ کی ضرورت ہے۔ ہماری فیکٹری کی پروڈکشن پہلے ایک لاکھ تھی اور اب ہم اس میں ۵۰ ہزار بڑھا رہے ہیں اور ہمارے ڈیڑھ لاکھ اس سے پورے ہو جائیں گے۔

Mr. Chairman : I think, the difference is between the immediate requirements and the projected requirements over the next two, three, five years. Mr. Saeed Qadir

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :- کیا فاضل وزیر فرمائیں گے کہ اس وقت ملک کی جو آوٹ سٹینڈنگ ڈیمانڈ ہے وہ کتنی ہے؟

جناب چیئرمین :- سردست ملک کی ڈیمانڈ کیا ہے وہ ایک لاکھ ہے یا ایک لاکھ پچاس ہزار ہے جو آپ فرما رہے ہیں یہ پروجیکٹیڈ ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :- یہ ڈیڑھ لاکھ ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :- اگر میں منسٹر کی خدمت میں یہ عرض کروں کہ ۱۵ لاکھ ہے تو کیا وہ اس فگرز کو تسلیم کریں گے ورنہ میں ثبوت مہیا کروں کہ ۱۵ لاکھ ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :- جنرل صاحب شاید یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک اخباری سٹیٹ منٹ جس میں انہوں نے غلط طور پر شائع کیا تھا کہ ہم اس سال ۱۵ لاکھ ٹیلی فون دیں گے وہ ۱۵ لاکھ ٹیلی فون اس سال کے لئے نہیں تھے بلکہ میں نے ان سے کہا تھا کہ ساتویں پنجسالہ منصوبے میں ہم ہر سال ۱۵ لاکھ نہیں بلکہ ۳ لاکھ ٹیلی فون دے رہے ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :- میں ذرا وضاحت کر دوں کہ اس سٹیٹ منٹ سے ملک کی جو ڈیمانڈ ہے اس کا کوئی تعلق نہیں - وہ اپنی جگہ صحیح ہے اور جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی صحیح ہے - میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت ملک میں سالانہ ۱۵ لاکھ ٹیلی فون کی ڈیمانڈ ہے - اور اگر آپ چاہتے ہیں تو اس کا ثبوت دیا جا سکتا ہے کہ اس سال میں اتنے ٹیلی فون چاہئیں جب آپ کی اپنی ٹیلیفون پروڈیوس کرنے کی استطاعت صرف ایک لاکھ یا ڈیڑھ لاکھ ہے اور دوسری فیکٹری لگانے کے متعلق جو بات چیت چل رہی ہے اس کا اسی سے تعلق ہے کہ آپ اپنی پروڈکشن دگنے سے بھی زیادہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کے پاس اتنی applications pending ہیں کہ آپ ان کو کئی سالوں تک ٹیلیفون نہیں دے

سکتے ۱۰/۱۰ سال سے درخواستیں پنڈنگ ہیں۔ میں نے اسی لئے پہلا سوال آپ کی خدمت میں کیا تھا کہ آپ اگر ہمیں فگرز دیں ، اگر یک فگر ز دیں کہ اس وقت ملک میں کتنے ٹیلی فون کی ڈیمانڈ ہے۔ جن کو کنکشن نہیں دیئے گئے ہیں تو اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ آپ کی سالانہ کھپت کیا ہے۔

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب چیئرمین ! یہ حقیقت ہے کہ ملک میں ٹیلیفونز کی شدید ضرورت ہے اور اس وقت ہمارے پاس جو درخواستیں پنڈنگ پڑی ہوئی ہیں وہ تقریباً ساڑھے چار لاکھ کے قریب ہیں اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ہم اپنے ذرائع میں رہتے ہوئے کوشش کر رہے ہیں کہ ساتویں پانچ سالہ منصوبے میں اس ڈیمانڈ کو کم کیا جائے۔

جناب چیئرمین :۔ وہ صحیح ہے، سردار صاحب لیکن جو ممبر صاحبان ارشاد فرما رہے ہیں، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک طرف محکمہ کہہ رہا ہے کہ کل ڈیمانڈ جو ہے وہ سالانہ ایک لاکھ ہے یا زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ لاکھ ہے۔ جب کہ آپ کے پاس تقریباً ساڑھے چار لاکھ درخواستیں پنڈنگ ہیں۔ کم از کم یہ ڈیمانڈ تو محکمہ take into account کرے۔

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ ۸۸ - ۱۹۸۹ء میں، ہم انشاء اللہ چار لاکھ ٹیلیفون کنکشن دیں گے جس سے ہماری یہ ڈیمانڈ پوری ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین :۔ میرے خیال میں بہت ضمنی سوالات ہو گئے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا ! میرا سوال تو جنرل صاحب نے کر لیا تھا بلکہ اچک کر غصب کر لیا۔ میں اس کی معافی چاہتا ہوں مجھے بھی ایک دو ضمنی سوال کرنے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ ہائی جیک کر لیا، آپ فرمایئے۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد : یعنی آپ کا مطلب ہے کہ مارشل لاء لگا دیا ہے۔

مولانا کوثر نیازی : نہیں مارشل لاء تو نہیں۔۔۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :۔ مولانا صاحب اگر آپ اجازت دیں تو ایک سوال اور کرنا چاہتا ہوں۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جی، جی۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر :۔ کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ اس وقت جو ٹیلی فون انڈسٹری ہری پور میں ہے، کیا وہ تین شفٹ میں چل رہی ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب! اس میں تین شفٹ میں چلنے کی گنجائش نہیں ہے صرف دو شفٹیں کام کر رہی ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ صرف دو شفٹوں میں کام کر رہی ہے جناب مولانا صاحب۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا! میرے سوال کے جواب میں ٹائپ رائٹروں کا بھی ذکر تھا اور دو ٹائپ رائٹر جو اس انڈسٹری نے تیار کیا ہے کیا وزیر صاحب کے نوٹس میں یہ بات ہے کہ یہ نہایت ہی گھٹیا اور غیر معیاری ہے؟

سردار فتح محمد ایم حسنی :۔ جناب چیئرمین! میرے خیال میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر معزز رکن کے علم میں کوئی ایسی بات ہے تو ہم اس کا نوٹس لیں گے۔

جناب چیئرمین :۔ تو ایسی بات آپ کے نوٹس میں لائیں؟

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا! اس کا واضح ثبوت ہمارے سامنے روزانہ آنے والا ایجنڈا ہے جو اسی ٹائپ رائٹر سے تیار ہو کر آتا ہے اور وہ خود دیکھ لیں کہ کیا یہ معیاری ٹائپنگ ہے یا غیر معیاری ہے۔

جناب چیئرمین :۔ اگلا سوال ۲۴۔

PURCHASE OF FRIGATES FOR P.N.

24. ***Mr. Javed Jabbar (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel) : Will the Minister for Defence be pleased to state :**

(a) whether it is a fact that the Government of Pakistan has taken a decision regarding purchase of frigates for the Pakistan Navy;

(b) if so, which type/source of frigate is being purchased and on what terms/cost; and

(c) if not, the reasons thereof?

Rana Naeem Mahmud Khan: (a) No.

(b) N.A.

(c) Matter is still under consideration of the Government.

جناب چیئرمین :- ضمنی سوال، جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :- کیا وزیر محترم بتائیں گے کہ جی نہیں کی کیا وجوہات ہیں، "جی نہیں" کی تشریح کی جائے - طریق کار کیا ہے ؟

رانا نعیم محمود خان :- سر جیسا کہ حصہ "سی" میں عرض کیا ہے کہ

"(c) Matter is still under consideration of the Government." So, when we say that no decision has been taken and also say that the matter is under consideration of the Government, I think that question should be answered.

جناب چیئرمین :- وہ تو یہ فرما رہے ہیں کہ طریق کار کیا ہے - جو اس delay اور تاخیر کا سبب بن سکتا ہے - اس کے متعلق وہ وضاحت چاہتے ہیں .

Rana Naeem Mahmud Khan: Sir, the question of the acquisition of a surface fleet by the Pakistan Navy came under lot of public criticism. It was for the first time ever probably in the history of Pakistan that any Government opened up such a critical question to the public and for the public knowledge. There are lot of views about the basic question or there were a lot of questions about the basic concept whether there was a requirement for this type of a vessel or not. A process has taken place in which again I would dare to say for the first time ever in the history of Pakistan the public representatives were involved in the process of decision making. The recommendations of the Defence Committee of the Senate and the Defence Committee of the National

[Rana Naeem Mahmud Khan]

Assembly have been forwarded to the Cabinet Secretariat to be placed before the Cabinet for a final decision. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین :۔ شکریہ، اگلا سوال ۲۵

AREA UNDER THE CONTROL OF KARACHI CANTONMENT BOARD

25. *Mr. Javed Jabbar (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel) :

Will the Minister for Defence be pleased to state :

(a) the area of Karachi under the administrative control of the Karachi Cantonment Board ;

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to hand over the said area to the Karachi Metropolitan Corporation ; and

(c) if not, the reasons thereof ?

Rana Naeem Mahmud Khan : (a) The Karachi Cantonment Board has administtrative control over an area of 1140.40 acres.

(b) There is no proposal under consideration of the Government to hand over the said area to the Karachi Metropolitan Corporation.

(c) No such proposal has ever been mooted by the Military authorities.

جناب عبدالرحیم میر داد خیل :۔ کیا وزیر صاحب یہ بتا سکیں گے کہ کنٹونمنٹ بورڈ کو خود مختار ادارہ بنانے کا کوئی ارادہ ہے ؟

Rana Naeem Mahmud Khan : The Cantonment Boards all over the country are governed by an act and law under which they are, "خود مختار" as the honourable Member has pointed out.

پروفیسر خورشید احمد :۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ کراچی کارپوریشن نے اور کراچی کی سول آبادی نے مطالبہ کیا ہے کہ Cantonment areas کا نئے سرے سے تعین کیا جائے ۔

Rana Naeem Mahmud Khan : Thank you Mr. Chairman . I would like to state here Sir, that as far as the demand from the public is concerned we have received demands from all over the country regarding civilization or removing or denotifying cantonment areas. This is not a question which is related only to Karachi. It is everywhere. Where there are cantonments we have such demands. The Government has been considering these demands and we have not found it feasible or in the national interest at the moment to denotify the cantonments which already exist. Thank you, Sir.

جناب چیئرمین :- شکریہ، اگلا سوال، ۲۶ -

REVISION OF CURRICULA AND TEXT BOOKS

26. ***Mr. Javed Jabbar (Put by Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel)** : Will the Minister for Education be pleased to state the procedure and frequency by which curricula and text books of schools, colleges and universities are revised in order to update the material, particularly in the study of Science ?

Syed Sajjad Haider : A. The Federal Agencies responsible for curriculum development and related activities are :—

1. The National Bureau of Curriculum and Text books for school level (Classes I—XII).

2. The University Grants Commission and the Universities themselves for college and university levels (classes XIII and upwards).

(B) The procedure for curriculum development exercise by NBCT involves the following four steps :-

(a) (i) Analysis of the existing curriculum by a Committee of Provincial experts, and Agencies (mainly Provincial Curriculum Centres) and preparation of draft proposal ;

(ii) Discussion of the proposals by a National Committee consisting of subject experts from all over the country and formulation of draft curriculum.

(iii) Circulation of the draft curriculum for comments of the Provincial Governments and other agencies/organizations/subject experts.

[Syed Sajjad Haider]

(iv) Finalization of the Curriculum by a Select Committee in the light of views/comments of Provincial Governments/other agencies.

(b) In case of Colleges and Universities, the University Grants Commission does it through Special Subject Committees and these are latter considered by the Academic Councils of individual Universities, which revise the curricula on their own also.

(C) Major revision of curriculum for schools and colleges as well in case of Universities is undertaken after every 5 to 10 years, depending upon the need felt. However, minor adjustments in the curriculum are made at regular intervals or when necessary.

مولانا کوثر نیازی :۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ سائنس کی کتابوں کو اردو زبان میں
منتقل کرنے کے لئے وزارت تعلیم کوئی کام کر رہی ہے ؟

جناب چیئرمین :۔ جناب آہیر صاحب ۔

ملک نسیم احمد آہیر :۔ جہاں تک میٹرک تک تعلیم کا تعلق ہے اس معیار تک اب
بھی سائنس کی کتابیں اردو میں موجود ہیں ۔ جہاں تک کالجز اور یونیورسٹیز کا تعلق ہے ۔ وہاں
انگریزی ہی میں سائنس کی تعلیم دی جاتی ہے کیونکہ آئے روز جو نئی نئی terminology
کا اضافہ ہو رہا ہے اور سائنس میں advancement ہو رہی ہے اس کے ساتھ pace
رکھنا بھی ممکن نہیں ہے ۔ لیکن حکومت کا پروگرام ضرور ہے کہ ہم اردو زبان میں سائنس
کی جو لیٹیسٹ کتابیں ہیں وہ بھی ضرور شائع کریں ۔

مولانا کوثر نیازی :۔ کیا وزیر صاحب جانتے ہیں کہ چین، جاپان، روس، کوریا میں
سائنس کی اعلیٰ ترین تعلیم ان کی علاقائی زبان میں دی جاتی ہے اور اردو زبان بھی اس قابل
ہے کہ اس میں بہ تمام و کمال اس کی تعلیم دی جا سکے ؟

ملک نسیم احمد آہیر :۔ جناب میرے علم میں ہے کہ جاپان، چین اور کوریا وغیرہ میں بھی
سائنس کی تعلیم ان کی اپنی زبانوں میں دی جاتی ہے لیکن میں یہ بھی عرض کر دوں کہ ان کی اپنی
زبان کی سو سالہ تاریخ ہے، اس میں انہوں نے اپنی زبان کو بہت develop کر لیا ہے

کوریا بھی اسی طریقے سے کافی آگے ہے۔ لیکن چائنا میں، جہاں میں پچھلے سال گیا تھا وہاں میں نے دیکھا کہ وہ انگریزی میں سائنس کی تعلیم کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ اب انگریزی کی طرف ان کا کافی craze بڑھ رہا ہے۔ چونکہ اس وقت جتنی بھی ترقی ہو رہی ہے۔ سائنس میں وہ تھرڈ ورلڈ میں نہیں ہو رہی ہے۔ یہ ساری ترقی ایڈوانسڈ ممالک میں رہی ہے۔ اس لئے آپ کو کسی نہ کسی زبان کا سہارا لینا پڑے گا۔ خواہ یہ جرمنی زبان ہو یا جاپانی زبان ہو یا انگلش زبان ہو، انگلش کا ہمارے ملک کے ساتھ تعلق رہا ہے۔ اس لئے انگلش کو ہم نے ترجیح دی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم اپنی بھی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں اور اس کے لئے وقت درکار ہے۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ چائنا میں سائنس انگریزی زبان میں پڑھانے کا رجحان غالب ہے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں ان سے پوچھوں کہ کتنے پرسنٹ لوگ چین میں انگریزی زبان جانتے ہیں ؟

جناب چیئرمین :۔ جناب آہیر صاحب ۔

ملک نسیم احمد آہیر :۔ جناب یہ سوال اگر ہم چین کی ایمبسی کو بھجوا دیں وہاں سے ان کو انفارمیشن مل جائے گی۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں نے اپنے دورے کے دوران وہاں کی یونیورسٹی کا دورہ کیا تو مجھے چائنا میں انگریزی پڑھنے اور بولنے کا ایک craze نظر آیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مولانا کوثر نیازی :۔ بہر حال آپ جناب والا! بہتر جج ہیں ہم نے بھی چین کا دورہ کیا ہے اور ہم نے یہ دیکھا ہے کہ وہ اپنی زبان پر فخر کرتے ہیں اور ان کی جو اعلیٰ ترین قیادت ہے وہ بھی انگریزی زبان نہیں جانتی اور ان کو سائنسی تعلیم بھی پوری طرح چینی زبان میں دی جاتی ہے۔ میں اس پر اصرار کرتا ہوں

جناب چیئرمین :۔ قدرتی امر ہے کہ اپنی زبان پہ ہر ایک قوم اور ہر شخص فخر کرتا ہے۔ سوال اس

[Mr. Chairman]

میں یہ ہے کہ رجحان کیا ہے اس میں اتنے حد تک جو وزیر صاحب نے فرمایا میں بھی اس کی تائید کر سکتا ہوں میں نے inquiries کی ہیں وہ خود کہتے ہیں کہ higher education انگریزی میں ہمارے لئے آسان ہے دوسرا جو نکتہ کو ریا، جاپان اور چین کے متعلق ہے تو جتنی scientific terms ہیں جتنے formulas ہیں۔ وہ سب کے سب انگریزی میں ہی pronounce کئے جاتے ہیں انگریزی میں بولے اور لکھے جاتے ہیں ہمارا جو زیادہ تر وقت ضائع ہو رہا ہے وہ اس کو اردو میں translate کرنے میں ہو رہا ہے مثلاً" بلڈ پریشر کو آپ فشار خون کہیں یا نہ کہیں بلڈ پریشر ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اگر ہم موٹر سمجھتے ہیں مینر ولین سمجھتے ہیں، گیلن سمجھتے ہیں تو بلڈ پریشر بھی سمجھتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایک عام آدمی بھی یہی بات کہے گا یعنی بلڈ پریشر۔ لیکن ہم نے یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ نہیں ایسا نہیں۔ ایک لفظ اتھارٹی ہے ہر ایک شخص اسے جانتا ہے لیکن ہم نے اس کو بھی قومی مقتدرہ بنایا ہے مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مذکر ہے یا مونث اور یہ مقتدرہ ہے کیا چیز؟ اگر ہم ان niceties میں نہ پڑیں تو بہتر ہے مطلب یہ ہے کہ جو سائنس کی تعلیم دی جاتی ہے وہ ایک شاگرد کی سمجھ میں آجائے۔ تو اس طرح یہ معاملہ ذرا آسان ہو جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا! میں بالکل آپ کی تائید کرتا ہوں یہ اصطلاحات اگرچہ انگریزی زبان میں ہیں لیکن اُردو کا حصہ بن سکتی ہیں اور بن چکی ہیں۔ اس لئے سائنس کی تعلیم اُردو زبان میں دینے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین :۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے مثلاً جس وقت ہم سکول میں پڑھتے تھے ایک کوئی الیکٹرک پریس تھا گنڈا سنگھ کا یا کسی اور کا، جس میں یہ تمام کتابیں چھاپی جاتی تھیں اور ہمارے جو بزرگ تھے ہر ایک اس کو الکٹرک پریس کہتا تھا۔ الیکٹرک کے بجائے، تو بجائے اس کے اس کو آپ الی کٹرک پڑھیں اسکو الیکٹرک

ہی لکھ دیں ۔ ہر ایک کی سمجھ میں آجائے گا بہرحال میرا اس میں عمل دخل نہیں یہ آپ صاحبان کا کام ہے

ملک نسیم احمد آہیر : سر! مولانا نے خود انگریزی بعد میں سیکھی ہے یہ تو خود انگریزی کی طرف راغب ہوئے ہیں ۔ ان کو بھی اس کی ضرورت محسوس ہوئی ہے تو کیوں ناراض ہو رہے ہیں ۔

Mr. Chairman : Prof. Khurshid Sahib, I think you are asking a question and this would be the last question.

پروفیسر خورشید احمد : شکریہ ۔ سر سوال میں خصوصیت سے معلوم کیا گیا تھا کہ سائنس کے curricula جو ہیں، اس کی revision یا اس میں مزید کچھ incorporate کرنے کے لئے کیا کوئی خاص پالیسی ہے یا یہ بھی وہی پانچ اور دس سال کے ڈگر پر جا رہا ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے ؟

ملک نسیم احمد آہیر : جناب اس میں ہم نے وضاحت کر دی ہے کہ جہاں تک باقاعدہ revision کا تعلق ہے وہ ۵ اور ۱۰ سال کے بعد ہوتی ہے لیکن جو چھوٹی چھوٹی نئی چیزیں آتی ہیں ان کو تو ہم فوری طور پر incorporate کر لیتے ہیں ۔ میرے خیال میں سوال میں اس کی وضاحت کر دی گئی ہے ۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر : کیا وزیر تعلیم اس بات کو substantiate کر سکتے ہیں کہ اسلام آباد فیڈرل بورڈ اور راولپنڈی بورڈ کی کلاس I کی کتابیں الگ الگ ہیں؟

جناب چیئرمین : جناب آہیر صاحب ۔

ملک نسیم احمد آہیر : سر اس سلسلے میں مجھے نیا نوٹس درکار ہو گا چونکہ میرے پاس یہ انفارمیشن نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ بحیثیت سابقہ وزیر تعلیم کے آپ کی حاضری سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے ۔ بہرحال وقفہ سوالات وقت ختم ہوا ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین :- جناب امان روم اپنی علالت کی بنا پر ۲۸ فروری کو ایوان میں شرکت نہیں کر سکے ۔ اس لئے انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان ان کی درخواست منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین :- جناب محسن صدیقی صاحب نے اپنی علالت کی بنا پر ایوان سے ۸ مارچ کی رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان ان کی درخواست منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین :- جناب طارق چوہدری صاحب ملتان تشریف لے گئے ہیں، اس لئے انہوں نے ایوان سے ۱۰ مارچ کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان ان کی درخواست منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین :- جناب عبدالمجید قاضی ذاتی وجوہات کی بنا پر ۶ مارچ کو اجلاس میں شرکت نہ کر سکے لہذا انہوں نے ایوان سے اس تاریخ کی رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا ایوان ان کی درخواست منظور کرتا ہے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین :- جناب سرتاج عزیز صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ دیگر مصروفیات کی بنا پر آج ایوان میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔

PRIVILEGE MOTION

جناب چیئرمین :- پریولج موشن - جناب پروفیسر خورشید صاحب -

Re : FAILURE OF THE SPECIAL COMMITTEE SET - UP BY THE P.M. TO SUBMIT ITS RECOMMENDATIONS REGARDING AMENDMENTS TO BE MADE IN THE CONSTITUTION.

Prof. Khursiid Ahmed : I beg to seek leave of the House to move the following privilege motion:

"On the occasion of the debate on the Constitutional (Eight Amendment) Bill, the Prime Minister in response to an agreement between him and 11 Senators promised that a committee of the Senators would be formed to report within six months on the following :

1) Indentification of further amendments needed in the Constitution to bring it in conformity with the inclusion of the Objectives Resolution in the operative part of the Constitution and the adoption of the principle contained in the Constitutional (Ninth Amendment) Bill that *Quran* and Sunnah would be the supreme law of the land and chief source for legislation and policy making.

ii) To suggest changes in the Constitution to make it obligatory that Prime Minister shall be a Muslim.

iii) To suggest changes ensuring that provincial autonomy as contained in the original Constitution of 1973 be restored.

iv) To suggest ways and means for redressing the grievances of people subjected to punishment under different Martial Law Ordinances and Regulations.

The report of the committee as presented by the Minister for Justice and Parliamentary Affairs to the Senate on 28th February, 1988, totally fails to cover the first three points and is extremely inadequate in respect of the fourth point. The committee took over two years to produce this mole out of the mountain. The Committee seems to have neglected its terms of reference and has failed to fulfil the responsibilities assigned to it in response to the will of the House. This constitutes a

[Prof. Khurshid Ahmed]

violation of the trust reposed in it. I, therefore, beg to submit that this failure of the committee constitutes a violation of the privilege of the House some of whose Members had voted in favour of the amendment in view of the undertaking that the issues assigned to the committee would be amicably resolved. I submit that this issue be discussed in the Senate and also referred to the Privileges Committee for appropriate action".

اگر Oppose کی جا رہی ہے تو پھر میں اس پر دلائل دوں گا۔

Mr. Wasim Sajjad (Minister for Justice & Parliamentary Affairs) Opposed.

Mr. Chairman : Yes, Opposed.

پروفیسر خورشید احمد:- جناب والا! یہ مسئلہ مختلف پہلوؤں سے آپ کے سامنے اور اس ایوان کے سامنے آتا رہا ہے اور اب ہم اس پوزیشن میں ہیں کہ پورے معاملے کے بارے میں اظہار خیال کریں۔ اس سے پہلے ہمیں یہ تسلی دی جاتی رہی کہ غور کیا جا رہا ہے اور کمیٹی کچھ اور وقت لے رہی ہے۔ جلد رپورٹ آنے والی ہے، رپورٹ آ گئی ہے۔ رپورٹ زیر غور ہے اب بہرحال بلی تھیلے سے باہر آ گئی ہے اس لئے اب یہ ایوان اس پوزیشن میں ہے کہ اس کے اوپر properly گرفت کر سکے۔

جناب والا! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ اس معاہدے کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا جس کے نتیجے میں یہ کمیٹی قائم ہوئی تھی میں نے اپنے پریویلج موشن کے ساتھ اسکی فوٹو کاپی بھیجی ہے اور ٹائپڈ مسودے کے اوپر جو دستی تبدیلیاں ہیں سرکاری ٹیم کے ممبر ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کے ہاتھ کی ہیں آپ دیکھیں گے کہ گیارہ سینٹ کے اراکین نے اس پر دستخط کئے ہیں اور اس چیئرز کے response میں اس کا حوالہ دیتے ہوئے جیسا کہ میں ابھی quote کروں گا۔ محترم وزیر اعظم نے ۳۱ اکتوبر کو یہ commitment ایوان میں کی تھی۔ جناب والا! آپ یہ دیکھیں گے کہ اس میں سب سے پہلا موضوع ہے قرآن و سنت کی بالا دستی کا قیام، دوسرا موضوع یہ ہے کہ پرائم منسٹر کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہو گا جیسا کہ پہلے

تھا اور یہ کہا گیا کہ inadvertently یہ رہ گیا ہے اس لئے اس کو restore کیا جائے گا
تیسری چیز تھی provincial autonomy آپ کو یاد ہوگا،
کہ ان گیارہ اراکین کی طرف سے جو ترامیم دستور کے آٹھویں ترامیمی بل کے موقع پر اس ایوان میں move کی گئی تھیں۔ ان میں قرآن و سنت کی بالادستی، وزیر اعظم کا مسلمان ہونا، provincial autonomy کو ۱۹۷۳ء کے دستور کے مطابق کرنا اور Indemnity Clause جو ہے اس میں بنیادی ترامیم کرنا تھا تاکہ یہ صرف مارشل لاء کے دور کی چیزوں کو condone تو کر دیں لیکن وہ کیفیت نہ رہے جو کہ اصل ترمیم میں تجویز کی گئی تھی۔ یہ چار (۴) چیزیں تھیں جو ہم نے ان ترامیم میں پیش کی تھیں اور یہ ترامیم وزیر اعظم اور ان کی ٹیم سے مذاکرات کی بنیاد بنی تھیں۔ اور پھر دو دن کی مشقت کے بعد یہ طے ہوا بلکہ آپ کو یاد ہوگا کہ اس دن ایوان پورا دن تقریباً سٹینڈ بائی رہا تھوڑی سی دیر کیلئے ہم ملے اور پھر چھٹی کی گئی کہ صاحب ہمیں مزید دو گھنٹے چاہئیں مزید تین گھنٹے چاہئیں۔ یہ ایک process تھا اور ہم نے اس میں پورا پورا تعاون کیا اور بار بار یہ موقع دیا کہ حکومت اور ان گیارہ سینیٹرز کے درمیان مذاکرات ہو سکیں۔ اس کے بعد پھر یہ بات طے ہوئی کہ یہ کمیٹی قائم کی جائے گی یہ کمیٹی چھ مہینے میں اپنی رپورٹ دے گی اور وزیر اعظم نے جن الفاظ میں یہ وعدہ کیا وہ پروسیڈنگز کی volume چھ جو تھا سیشن ۸۵، نمبر ایک تا ۱۷، ۳۱ اکتوبر کی پروسیڈنگز میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ میں جناب والا! آپ کی اجازت سے یہ پڑھنا چاہوں گا کہ محترم وزیر اعظم نے اس ایوان کے سامنے اس بات کو ریلیز کر کے کہا کہ میرے ان سینیٹروں سے آج مذاکرات ہوئے ہیں اور ان کی روشنی میں ہم نے کیا کچھ طے کیا ہے۔

"جناب عالی! جو زیر بحث آئٹمز میرے سامنے آئیں اور پہلا پروپوزل جو میں نے اپنے سینیٹرز کے ساتھ بیٹھ کر اصولی طور پر مانا وہ یہ ہے کہ نواں ترمیمی بل اسی سینیٹ کے اجلاس میں یہاں اسی فورم پر لایا جائے گا اور اس بل میں جو اہم بات ہوگی وہ یہ ہوگی کہ آئین کے آرٹیکل ۲ میں ترمیم کی جائے گی اور اس میں قرآن و سنت کی بالادستی تسلیم کی جائے گی۔ دوسرا آرٹیکل جو ہے وہ

[Prof. Khurshid Ahmed]

(۲۰۳) بی اور (سی) ہے، جس میں ترمیم کی جائے گی اس کے مطابق فیڈرل شریعت کورٹ کا دائرہ کار وسیع کر دیا جائے گا۔ ان دو چیزوں پر انشاءاللہ اسی سینیٹ کے اجلاس میں ترمیمی بل پیش ہوگا اور اس کے علاوہ وہاں اس بات پر بھی اصرار کیا جا رہا تھا کہ کچھ اور آئینی ترامیم جو ہیں ان کو لایا جائے۔ میں نے سینیٹر صاحبان سے درخواست کی ہے کہ جو ترامیم آپ کے ذہن میں ہیں اور اس کے علاوہ اور ترامیم جو میرے ذہن میں بھی ہیں اور میرے رفقاء کے ذہن میں بھی ہیں ان کے بارے میں ممبران نیشنل اسمبلی سوچ رہے ہیں چنانچہ مناسب ہوگا کہ میں ایک کمیٹی مقرر کروں جو کمیٹی یہاں سینیٹ کے لیول پہ ایکسرسائز کر کے ہمیں بتائے گی کہ کیا ترامیم ہونی چاہئیں"۔

اسی طریقے سے جناب والا! انہوں نے کہا تھا کہ "وہ تین چیزیں یہ ہیں کہ پاکستان کے آئین میں یہ صاف الفاظ آرٹیکل ۹۱ میں ہونے چاہئیں کہ ملک کا وزیر اعظم مسلمان ہوگا اور دوسری یہ کہ کمیٹی غور کرے گی کہ صوبائی خود مختاری کے معاملے کو کس طریقے سے ہم آگے بڑھائیں۔ صوبائی خود مختاری کے لئے بار بار تقاضا ہوا ہے کہ صوبائی خود مختاری جو ۷۳ء کے اوریجنل آئین کے تحت تھی اس کا تحفظ کیا جائے وہ بھی سب صوبوں کو قابل قبول تھی۔ اس کا احترام کیا جائے۔ اس کو اسی انداز میں واپس لایا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ مسئلہ کمیٹی کے حوالے کریں گے تاکہ وہ اس کو بھی ایگزامن کر کے recommendations دے۔ تیسری چیز جو یہاں زیر بحث رہی ہے وہ یہ ہے کہ گذشتہ آٹھ سال کے دوران مارشل لاء کے وقت میں کافی مارشل لاء ریگولیشنز جاری ہوئے ہیں اور مارشل لاء کے زیر سایہ انہوں نے اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں تو یہ دیکھنا ہے کہ ایسے کیسز جہاں کچھ زیادتی ہوئی ان کے لئے بھی کچھ تدابیر کی جائیں تو وہ کام بھی اس کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا تاکہ وہ صحیح اقدامات تجویز کرے کہ یہ چیزیں کیسے ٹھیک ہو سکتی ہیں

وہ سبجیکٹ میٹر بھی اس کمیٹی کے حوالے کیا جائے گا۔ ان تین specific references کے علاوہ بھی میں سمجھتا ہوں کہ پورا آئین کمیٹی کے حوالے کروں اور وہ پورے آئین کو examine کرے اور جہاں بھی وہ سمجھے کہ ترامیم کی ضرورت ہے، بڑے شوق سے وہ ترامیم دے سکتی ہے ہم ان پر غور کریں گے۔"

اسی بات کا اعادہ پھر وزیر اعظم صاحب نے آخر میں کیا جو۔ صفحہ ۶۶۲ پر اسی ضمن میں آتا ہے اور وہاں بھی یہی بات انہوں نے کہی ہے

"اللہ کے فضل سے آج ہم پایہ تکمیل تک پہنچے ہیں میں اتنا عرض کروں گا کہ اس آئین میں اور اس بل کے پاس ہونے کے بعد آپ almost اسی طرف چل رہے ہیں جہاں ۷۳ء کے آئین کی بحالی کے لئے ہر وقت باتیں کی جاتی تھیں آپ کے لئے بھی یہی بات کہی جاتی ہے۔ آخر میں یہ کہتا ہوں کہ اس میں اور امنڈمنٹس کی ضرورت نہیں ہے۔ جیسے آج میں نے اوپننگ کے وقت عرض کیا تھا جناب والا! جہاں تک آئین اور ترامیم کا تعلق ہے میں نے اپنے سینیٹرز صاحبان سے بھی یہ وعدہ کیا ہے اور نیشنل اسمبلی کے فورم پر بھی یہ بات ہوئی ہے ہم کمیٹی appoint کر رہے ہیں۔ وہ تفصیل سے ایسی چیزوں کو examine کرے گی۔ اور چھ مہینوں میں وہ جو چاہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ لے آئیں گے۔ اس مرحلے کے بعد جو دوسرا مرحلہ آپ کے سامنے ہے وہ مارشل لاء کو ختم کرنا ہے۔"

جناب والا! یہ ہے وہ پس منظر اور اس موقع پر میں آپ کی اجازت سے اس وقت کے ہمارے سینیٹر اور آج کے وزیر عدل و انصاف و پارلیمانی امور کی تقریر کا بھی کچھ حصہ آپ کے سامنے ان کی یاد دہانی کے لئے پڑھنا چاہتا ہوں جو انہوں نے ۲۹ اکتوبر کے اجلاس میں اسی ترمیم پر تقریر کرتے ہوئے کی تھی۔ سب سے پہلے جس اہم approach کا انہوں نے ذکر کیا ہے میں اس کے متعلق ذرا ان کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں۔ صفحہ ہے

[Prof. Khurshid Ahmed]

۴۵۴، ۲۹ اکتوبر کی پروسیڈنگز کا۔

"We have a responsibility to make our views, to make corrections where we feel it necessary and then to say that these are our views ; these are the corrections that we have made and I do not see any reason why a proper correction, the right attitude, should not be considered in the same spirit by the National Assembly and the Government. Now, as far as the amendments are concerned, they are of two types :

دوسرے الفاظ میں وہ سب سے پہلے اس بات کا اعادہ کر رہے ہیں کہ نیشنل اسمبلی نے اگر اس کو پاس بھی کر لیا ہے تب بھی یہ ضروری ہے کہ ہم اس پر غور کریں اور جہاں کہیں اصلاح کی ضرورت ہے وہ کی جائے ۔ اس کے بعد انہوں نے جو خامیاں محسوس کی ہیں تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے میں تمام چیزوں کا اعادہ نہیں کروں گا ۔ اس لئے کہ قرآن و سنت کی بالادستی کے اصول کو انہوں نے تسلیم کر لیا ہے اور اس کے بعد مارشل لاء کے سلسلے میں بھی انہوں نے بہت صاف بات کہی ہے اور وہ یہ ہے ۔

"Sir, one very important aspect which has not been given due consideration is the element of the judicial review against the decisions taken by the Martial Law Courts and authorities during this long period of eight years. I would like to underline Sir, the words "the element of judicial review" We knew Sir, that in some cases, the Martial Law Courts have acted well. They have acted genuinely, they have dealt with certain heinous crimes but the fact is that in all these cases the Military Courts would not require to follow the ordinary procedures, lawyers could not present the case on those lines and the Military Courts did not have to write any judgement. So, there is no reasoning available as to what went in to the formation of those opinions. There is no appeal provided for and therefore, in accordance with the orders or principles of the administration of justice, these cases have gone unheard and these people have been condemned unheard."

Now, that we will be reverting to the Constitutional rule. I would submit Sir, it would be in the interest of the country that some kind of appeal to the High Court be provided against all such cases in which the Military Courts and the Tribunals have given judgements.

[With your permission Sir, I would like to repeat this sentence].

"Now that we have really reverted to the constitutional rule" I would submit Sir, it would be in the interest of the country that some kind of appeal to the High Court be provided against all such cases in which the Military Courts and the Tribunals have given judgements. The limits of their judicial review can be worked out as to what are the kinds of cases and what is the scope of the judicial review. But some outlet must be provided so that we can say that we have made a genuine return to democracy.

جناب والا! اس آخری اجلاس میں وزیر اعظم صاحب نے یہ وعدہ کیا ہے تو محترم وسیم سجاد صاحب نے اپنی آخری آبزرویشن میں اس پوری ڈیویلپمنٹ کو appreciate کیا اور بتایا کہ یہ چیز ایک achievement ہے اور اس توقع کا اظہار کیا۔ اس پر شکریہ کا بھی اظہار کیا کہ جن حضرات نے اس معاملے میں ٹائم لیا اس کی وجہ سے ایک ایسی چیز حاصل ہو سکی جو otherwise ہم سے نکلی جا رہی تھی۔ صفحہ ۶۴۳، ۳۱ اکتوبر کی پروسیڈنگز میں ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے یہ بات کہی کہ :-

"And the Senators for having taken a very responsible and very matured decision, this House as the Upper House was expected to act with maturity and reasons. Some other genuinely think that the Bill passed by the National Assembly is deficient in certain respects and requires some rectifications. We felt the deficiency is over there; we have identified those defects, those areas and we are pointing them out right because we feel that it is in the national interest.

[Prof. Khurshid Ahmed]

جناب والا! یہ تھا وہ نیشنل انٹرسٹ اور یہ تھا وہ covenent جو اس ایوان کے کچھ اراکین اور محترم وزیر اعظم کے درمیان ہوا اور ہم اس بات کی توقع رکھتے تھے کہ جو رپورٹ اس کی آئے گی اس میں بھی تمام مسائل کا احاطہ کیا جائے گا۔ یعنی قرآن و سنت کی بالادستی، وزیر اعظم کا مسلمان ہونا، پروونشل اٹانومی کا ریسٹور کیا جانا اور مارشل لاء کے تحت سزا یافتہ افراد کے لئے redress کا دروازہ کھولنا، لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے اس میں سے پہلی تین چیزیں اس میں touch ہی نہیں ہوئی ہیں اور آخری جس کے بارے میں کچھ باتیں کہی گئی ہیں وہ ایسی ہے کہ جو درحقیقت اس اصل روح کے منافی ہے جس کی بنا پر یہ تجویز منظور کی گئی تھی یعنی یہ بات کہ جوڈیشنل ریویو کا دروازہ کھولا جائے۔ ان تمام کیسز کے بارے میں جو کچھ کیا گیا ہے اس کا دائرہ بہت محدود ہے اور جس کی وجہ سے حقیقت یہ ہے کہ وہ سینکڑوں افراد، ہزاروں افراد جو متاثر ہوئے ہیں اور وہ سینکڑوں افراد جو اس وقت بھی جیلوں میں ہیں وہ اس سے properly فائدہ نہیں اٹھا سکتے حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ اب اس کمیٹی کو بنے ہوئے بھی دو سال گزر چکے ہیں، مارشل لاء کو اٹھے ہوئے دو سال ہو رہے ہیں اور ماضی میں جو ہمارے ہاں روایت رہی ہے کہ اگر indemnity دی بھی گئی ہے۔ مارشل لاء کی چیزوں کو تو زیادہ سے زیادہ دو سال کے لئے دی گئی ہے اور ۱۹۵۳ء میں جہاں تک مجھے یاد ہے جو indemnity دی گئی تھی اس میں یہ رکھا گیا تھا کہ صرف وہ چیزیں bonafide بنیاد پر ہوئیں ہیں ان کو indemnity دی جا رہی ہے اگر کوئی چیز malafide بنیاد پر ہو تو قانون میں اس کو protection نہیں دی گئی۔ اس کے بعد جب ۱۹۷۳ء کا دستور بنا ہے یا اس سے پہلے دور کا جس میں condone کیا گیا ہے۔ تو اس کے اندر دو سال کی مدت رکھی گئی تھی یہاں پر نہ صرف یہ کہ اس کو condone کیا گیا ہے بلکہ اس کو affirm کرنا، endorse کرنا adopt کرنا، یہ ساری

چیزیں کی گئی ہیں اور یہ کڑوی گولی جس بنا پر اس ایوان نے قبول کی تھی وہ صرف اس لئے کی تھی کہ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ ۶ ماہ کے اندر اندر کوئی نہ کوئی راستہ نکالا جائے گا تا کہ judicial review ہو سکے اس پہلو سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک breach of previlege ہے اور اس کا نوٹس اس ایوان کو بھی لینا چاہیئے اور پھر Priveleges Committee کو نوٹس لینا چاہیئے تاکہ وہ in depth جا کر کے دیکھے کہ کیا ہوا ہے اور فی الحقیقت کیا ہونا چاہیئے تھا۔ شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ! مولانا سمیع الحق۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! میں جناب پروفیسر صاحب کی اس تحریک کی مکمل تائید کرتا ہوں اور اتفاق کرتا ہوں۔ میرے خیال میں کسی پارلیمانی تاریخ میں کسی ایوان کے استحقاق کو اس بری طرح مجروح نہیں کیا گیا ہوگا جس طرح اس معاملے میں اس سینیٹ کو کیا گیا ہے۔ آپ کو معلوم ہے۔ جب ابتدائی دور میں آٹھویں ترمیمی بل کا یہ مسئلہ قومی اسمبلی سے بل کے منظور ہونے کے بعد سینیٹ میں آیا تو ایک بہت بڑا بحران پیدا ہو سکتا تھا اور ایک بڑی تعداد میں ممبران گویا ایک تہائی حصہ تک اس معاملے میں ہمارے ساتھ تھی کہ ہم آٹھویں ترمیمی بل کے بارے میں اپنی ترامیم داخل کریں اور اس کے لئے اپنا موقف پیش کریں اور اس کے لئے کھل کر بات کریں لیکن جناب وزیراعظم صاحب سے تمام ممبران کی بات چیت ہوئی اور انہوں نے تمام ممبران کو قائل کیا اور کہا کہ اس وقت اگر کوئی بحران پیدا کیا گیا تو مارشل لاء اٹھنے کی جو تاریخ قریب آرہی تھی وہ تاریخ ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی اور شاید پھر مارشل لاء ملک پر برقرار رہے۔ ہم نے اس الزام سے بچنے کے لئے کہ آگے چل کر قوم یہ نہ کہے کہ سینیٹ نے قوم کو بحران سے دوچار کر دیا اور پھر ایک اور مارشل لاء کا ذریعہ بن گئی اس الزام سے اور اس جرم سے بچنے کے لئے ہم نے جناب وزیراعظم صاحب کے اس موقف کی تائید کی لیکن یہ تائید غیر مشروط نہیں تھی۔ ہم نے کہا کہ ہمیں نویں ترمیمی بل کے ذریعے کچھ اصلاحات اور کچھ جمہوری اور اسلامی مقاصد حاصل کرنے کا موقع دیا جائے۔

[Maulana Sami-ul-Haq]

چنانچہ اس مسئلے پر تین دن تک ، ہماری وزیراعظم صاحب سے اور ان کے بعض نہایت اہم وزراء سے بات چیت جاری رہی اور مذاکرات کا سلسلہ چلتا رہا آخر میں جناب وزیراعظم صاحب نے ہمارے ساتھ اتفاق کیا اور کہا کہ نویں ترمیمی بل کا ایک مسودہ آپ تیار کر لیں جس میں ہم اسلامی اور جمہوری اقدامات کی طرف کچھ پیش رفت کریں گے جیسا کہ پروفیسر صاحب نے ان کی تفصیل بیان کر دی ہے اس نویں ترمیمی بل پر ہمارا آپس میں سمجھوتہ ہوا اور جناب وزیراعظم اور ان کے کئی اہم وزراء اور ہمارے ارکان اس سمجھوتے پر متفق ہوئے اس پر دستخط کئے جس کے نتیجے میں ہم نے کہا کہ آگے جو آئین میں اصلاحات ہونی ہیں ان کا کیا طریق کار ہوگا۔ چنانچہ وزیراعظم صاحب نے کہا کہ میں ایک کمیٹی بناتا ہوں اور یہ گیارہ رکنی کمیٹی ۶ مہینے میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی شام کے بعد جناب وزیراعظم صاحب سینیٹ میں آئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ ہمارا سمجھوتہ ہو چکا ہے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ اب آئین میں سینیٹ کی یہ کمیٹی جو بھی اصلاحات کرنی چاہے اپنی تجاویز پیش کر دے اس بے ضرر سی اور چھوٹی سی ترمیم کے لئے ہم لڑتے رہے کہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں وزیراعظم کے لئے مسلمان ہونا شرط رکھی گئی تھی لیکن آٹھویں ترمیمی بل میں معلوم نہیں کن وجوہات سے . . . .

(مداخلت)

جناب چیئرمین:۔ آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مولانا سمیع الحق:۔ ہم نے کہا کہ نویں ترمیمی بل میں کم از کم یہ تو شامل کر لیں کہ وزیراعظم کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہوگا کیوں کہ یہ سابقہ آئین میں تھا اور پتہ نہیں کس غلط فہمی سے یا کسی شرارت سے یا کسی سازش سے آٹھویں ترمیمی بل سے اس کو بھی حذف کر دیا گیا۔ بہر حال انہوں نے کہا کہ قرآن وسنت کی بالادستی، دفعہ اور دفعہ ۲۰۲ اس تک اسے محدود رکھیں باقی آپ کو کھلی آزادی ہے کہ آپ جو بھی ترامیم کمیٹی میں زیر غور لائیں پیش کریں۔ ہم اس پر غور کریں گے ہم نے اس سے اتفاق کیا اور نواں ترمیمی بل الحمدللہ یہاں سے تو گزرا آگے اس کا جو حشر ہوا یا ہو رہا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے جب کہ قومی اسمبلی میں بھی اس کے

بارے میں باقاعدہ متفقہ قرارداد پاس ہوئی تھی اور معاہدہ ہوگیا تھا۔

بہرحال جب کمیٹی کے اجلاس شروع ہوئے، میں بھی اس گیارہ رکنی کمیٹی کا بدقسمتی سے یا خوش قسمتی سے رکن ہوں۔ اس آئینی کمیٹی کے ابتدائی اجلاس میں میں نے اس وقت غالباً اقبال احمد خاں صاحب وزیر قانون تھے جناب وسیم سجاد صاحب بعد میں وزیر بنے بار بار توجہ دلائی کہ کمیٹی اصل کام کی طرف توجہ دے۔ ابتدائی دو تین اجلاس تو ٹال مٹول کے ہوئے کہ پہلے یہ طے کرلیں کہ ہمیں کیا کچھ کرنا ہے۔ ہم نے کہا کہ وزیر اعظم صاحب کی طرف سے جو اس کے بارے میں تجویز آئی ہے اور جو اس کمیٹی کے فرائض میں شامل ہے اس میں ہے کہ ہم پورے آئین میں ترامیم کے لئے تجاویز کر سکتے ہیں اور بالخصوص مارشل لاء کے سزا یافتگان کے بارے میں اور اس کے علاوہ جو بھی ترمیم ہم پیش کرنا چاہیں، بہرحال وہ سلسلہ چلتا رہا اور اصل مقصد کی طرف کوئی توجہ نہ دی گئی اور آئین میں کی جانے والی کوئی معقول ترمیم کمیٹی کی طرف سے پیش نہ ہوئی اگر کسی نے پیش بھی کی تو اس کو نظرانداز کر دیا گیا۔ پھر بہت جھگڑوں اور بحث مباحثوں کے بعد صرف مارشل لاء سزا یافتگان کے بارے میں کچھ تجاویز سامنے آئیں جو قوم کے سامنے آچکی ہیں یہ بھی غنیمت ہے لیکن اس میں بھی عمل جو ہے وہ تا تریاق از عراق آوردہ شود۔ مارگزیدہ مردہ خواہد شود والے معاملے جیسا ہوگا۔

بہرحال کھلم کھلا وزیراعظم نے مذاکرات کئے ہیں۔ ایوان میں بیان دیا ہے وزیر قانون صاحب نے تائید کی ہے سب کے سامنے اعلان کیا ہے ابھی تک اسکا معاملہ جوں کا توں ہے۔ اس سے بڑھ کر ایوان کا استحقاق اور کس طرح مجروح ہوسکتا ہے۔ آپ اس پر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی:- جناب والا! میرے دوست پروفیسر خورشید احمد صاحب نے جس فاضلانہ شرح و بسط کے ساتھ اپنی تحریک کے حق میں دلائل دیئے ہیں میں ان کا اعادہ نہیں کروں گا صرف اتنی گزارش کروں گا کہ دو پہلوؤں سے واضح طور پر اس سے ایوان کا استحقاق

[Maulana Kausar Niazi]

اور ان گیارہ اراکین کا استحقاق جنہوں نے اس سمجھوتے میں شرکت کی تھی مجروح ہوا ہے اور ان اراکین میں ہم لوگ چونکہ شامل تھے اس لئے ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم اس مسئلے کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرائیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ یہ طے تھا کہ یہ کمیٹی ان سارے معاملات پر رپورٹ پیش کرے گی لیکن ہوا یہ ہے کہ صرف ایک جزو پر اور وہ بھی دو سال کے عرصے میں، یہ کمیٹی اس قابل ہوئی ہے کہ اپنے خیالات ہمارے سامنے پیش کر سکے اور باقی مسائل جوں کے توں رہے دوسری بات یہ ہے کہ جو سفارشات اس کمیٹی کی منظور شدہ شکل میں ہمارے سامنے لائی گئی ہیں وہ بھی اس سمجھوتے کی روح کے قطعاً منافی ہیں۔ جو سمجھوتہ جناب وزیر اعظم اور ان گیارہ اراکین کے درمیان طے پایا تھا۔ وہ سمجھوتہ یہ تھا کہ مارشل لاء کے جو ہارڈ شپ کیسز ہیں ان کے ضمن میں جوڈیشل ریویو کا دروازہ کھولا جائے گا اور انہیں یہ حق دیا جائے گا کہ وہ اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کی تلافی کرا سکیں لیکن ہوا کیا ہے۔ ہوا صرف یہ ہے کہ وزیر اعظم کو درخواست دی جا سکتی ہے وزیر اعظم صاحب اس پر سفارش کر کے اس وقت کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور موجودہ صدر مملکت کو وہ سفارش شدہ درخواست بھیج سکتے ہیں حالانکہ ہمارے آئین میں چیف ایگزیکٹو وزیر اعظم ہیں اور ہم یہ توقع کرتے تھے کہ اس سلسلے میں فیصلہ کرنے کی جو حتمی منظوری ہے وہ جناب وزیر اعظم ہی دیں گے لیکن آٹھویں ترمیمی بل نے جس طرح موجودہ حکومت کے ہاتھ باندھ دیئے ہیں اس کی وجہ سے یہ اختیار جناب وزیر اعظم صاحب کو نہیں دیا جا سکا بلکہ بدستور یہ اس وقت کے چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہی کو تفویض کیا گیا ہے کہ وہی انجام کار فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہوں گے حالانکہ یہ تو پہلے ہی چیز موجود تھی کہ مارشل لاء کے جو قیدی ہیں وہ اپیل کے لئے جناب صدر کو درخواست دے سکتے ہیں تو فرق کیا پڑا۔ صرف یہ کہ ہاتھ گھما کر ناک پکڑنے کی ایک کوشش کی گئی ہے۔ وہی صورت حال ہے لیکن اس کا چینل صرف جناب وزیر اعظم صاحب کو بنا دیا گیا ہے۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ یہ حکومت جو sovereign حکومت ہے اور ہونی چاہیئے اور یہ ایوان جو sovereign ہے یہ خود فیصلہ کرنے کی پوزیشن میں ہوتے تاکہ اس سلسلے میں جو متاثرہ پارٹی ہے مارشل لاء کے قیدی

ان کو انصاف فراہم کر سکے۔

میں جناب والا! اپنے فاضل وزیر قانون سے عرض کرنا چاہوں گا کہ جب تک وہ آٹھویں ترمیمی بل کو ختم نہیں کرتے یہ ہاؤس sovereign نہیں ہو سکتا اور یہ حکومت بھی کاملاً جمہوری کہلانے کی حقدار نہیں ہو سکتی۔ مارشل لاء کے تبدیلیوں کے سلسلے میں اگر آٹھویں ترمیمی بل میں کوئی امنڈمنٹ کرنے کی ضرورت تھی تو دونوں ہاؤسز میں ان کی میجارٹی ہے اور وہ آسانی سے اس پوزیشن میں تھے کہ یہ ترمیم کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں ہوا اور پرنالہ وہیں کا وہیں ہے ان وجوہ سے اس ایوان کی جو sovereign حیثیت ہے وہ مجروح ہوئی ہے اور گیارہ ارکین کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا وہ مجروح ہوا ہے اور اس ایوان میں جو مواعید کئے گئے تھے۔ اس کی بھی خلاف ورزی ہوئی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک قابل ہے کہ اس کو پرویلیجز کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ وہ اس پہ پوری طرح غور کر سکے۔

جناب چیئرمین:۔ شکریہ! جناب میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل:۔ جناب چیئرمین! اس معاہدے میں میں بھی تھا اور اس پر میرے بھی دستخط ہیں، حقیقتاً بات یہ ہے۔ کہ آئین کے نویں ترمیمی بل کو پیش نہ کرنا اس ایوان کے ساتھ نہایت ہی زیادتی ہے۔ اس معاہدے میں وزیر اعظم نے یہ فرمایا تھا۔

کہ ہم آپ کی بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور آپ کے جو مسائل ہیں وہ ہم بالکل دل و جان سے قبول کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ اس طرح اپنا کام کر کے یعنی آٹھویں ترمیمی بل کو منظور کر کے ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں یہ ایک اچھی روایت نہیں ہے اور جب ایک مسلمان وعدہ کرتا ہے تو اسے اس طرح پھر وعدہ خلافی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وعدہ خلافی منافقین کی علامات میں شمار ہوتی ہے۔ منافقین کی علامات تو تین ہوتی ہیں۔ یعنی جب امانت اس کے پاس رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے اسی طرح جو جھوٹ بولے، جھگڑا کرے، گالی گلوچ کرے تو وہ بھی منافقین میں شمار ہوتا ہے۔

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

جناب چیئرمین! اس تحریک استحقاق کی میں مکمل حمایت کرتا ہوں۔ اور اس میں جو کہا گیا ہے کہ اس ملک میں قرآن و سنت کی بالادستی قائم ہو اور غریب عوام کے ساتھ مارشل لاء کے دور میں جو زیادتیاں کی گئی ہیں ان کو اپنی صفائی فراہم کرنے کا موقع دیا جائے یہ معاہدہ تھا اور اس میں یہ وعدہ کیا گیا تھا لیکن جب وعدے سے انحراف کیا جائے تو یہ اس پارلیمنٹ کے اراکین کے ساتھ کھلا مذاق ہے میری گزارش ہوگی کہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین:۔ شکریہ! قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف:۔ جناب والا! میں ان باتوں کا اعادہ نہیں کروں گا جو سب حضرات نے اس سلسلے میں فرمائی ہیں پروفیسر صاحب کی اس تحریک کی میں مکمل تائید و حمایت کرتا ہوں۔ ایوان سے اور خصوصیت سے اپنے محترم وزیر عدل سے یہ گزارش کرونگا کہ حقائق کو محض جماعتی تعصب اور پارٹی بازی کی بنیاد پر مسخ نہیں کرنا چاہیئے۔ جو چیزیں اس وقت کہی گئی تھیں وہ اس وقت اگر ضمیر کی آواز تھیں تو آج بھی ان کی حمایت ہونی چاہیئے۔ دوسری گزارش میں یہ کروں گا کہ ہمارے قابل صد احترام وزیراعظم صاحب ہر تقریر میں یہ فرمایا کرتے ہیں کہ ہم نے قوم سے جو وعدے کئے ہیں ان کو پورا کر کے رہیں گے اور اسی نہج پر ہم چل رہے ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ وہ کوشش کر رہے ہیں کہ جمہوریت کی طرف آئیں لیکن میں افسوس سے یہ بات کہوں گا کہ قرآن و سنت کی بالادستی کے متعلق آج تک کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارے محترم وزیر عدل و انصاف نے تعزیرات پاکستان میں جو ۵٦ دفعات کے اندر ترمیمات پیش کی ہیں اور جو ایوان کی میز پر اس وقت بھی موجود ہیں ان میں اسلامی کی نظریاتی کونسل جتنی سفارشات ہیں ان کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی ان کی طرف توجہ نہیں دی گئی جبکہ ہر موقع پہ یہ کہا جاتا ہے کہ اسلامائزیشن کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل موجود ہے وفاقی شرعی عدالت موجود ہے اور وہ ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ انہوں نے تو رہنمائی کی لیکن ہم نے ان کی رہنمائی سے کتنا استفادہ کیا ہے اور ہم کس حد تک چلے ہیں۔ ہم نے کتنی پیش رفت کی ہے اصل سوال یہ ہے -

میں گزارش کرونگا کہ آپکے وعدوں کے مطابق یہ لازمی ہے کہ ان مواعید کو پورا کیا جائیگا جو ایوان کے اندر خصوصیت سے کئے گئے ہیں میں سخت افسوس سے یہ بات کہوں گا اور بار بار یہ بات ہمارے دل میں آتی ہے کہ ایوان کے اندر کمیٹی کا اعلان ہوا کمیٹی قائم ہوئی اور کہا گیا تھا کہ چھ مہینے کے اندر اندر وہ رپورٹ پیش کرے گی مگر افسوس یہ ہے کہ آج کئی سال گزر گئے ہمیں کوئی پتہ نہیں چلا کہ اس کمیٹی نے کیا کام کیا ہے کتنی تجاویز مرتب کی ہیں، کتنی ترمیمات مرتب کی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہے؟ اور حکومت اس کے متعلق کیا کر رہی ہے اتنی گزارشات کے ساتھ میں عرض کرونگا کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور اس پہ باقاعدہ اس سے رپورٹ طلب کی جائے۔

جناب چیئرمین :- شکریہ! جناب شاہ محمد خان صاحب۔

جناب شاہ محمد خان :- جناب چیئرمین! مجھے یہاں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت کے ان اقدامات کو جو واقعی ایک مثالی حیثیت رکھتے ہیں ان کی بھی نفی کی جا رہی ہے شروع سے اگر آٹھواں ترمیمی بل اتفاق رائے سے پاس نہ ہوتا تو مارشل لاء کا اٹھنا ہی محال تھا۔ اس کے بعد اس سلسلے میں جو مواعید کئے گئے ہیں چند دن پہلے اس ایوان کے پلیٹ فارم پر وزیر عدل نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ ایک راستہ نکال دیا گیا ہے اور جس میں ان لوگوں کے لئے جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ لہذا اس اقدام کی تعریف نہ کرنا سراسر زیادتی ہے۔

جہاں تک میرداد خیل صاحب نے نویں ترمیمی بل کے بارے میں کہا ہے تو وہ یہ بھول گئے ہیں کہ نواں ترمیمی بل سینیٹ نے پاس دیا ہے اور اب وہ نیشنل اسمبلی کے زیر غور ہے۔

حضور والا! اگر حکومت اس وقت یہ اقدام نہ اٹھاتی اور آٹھواں ترمیمی بل پاس نہ ہوتا تو مارشل لاء ہم پر مسلط رہتا۔ اور آج اس کے اٹھنے کے بعد جب جمہوریت کی بحالی ہوئی ہے تو ہمارے وزیر اعظم صاحب کو موقع ملا ہے اور انہوں نے قوم کو اعتماد میں لیتے ہوئے جملہ سیاسی پارٹیوں کو بھی بلایا ہے جنہوں نے آکر بیانگ دہل ان کی سفارشات

[Qazi Abdul Lataif]

کا ہمنوا ہو کر ایسے اقدامات اٹھانے کا مشورہ دیا ہے جن میں ہماری فلاح و بہبود ہے
چنانچہ ان کو کس بات کا ڈر ہے اگر ایک لفظ بھولے سے لکھنا رہ گیا ہے کہ وزیر اعظم کا
مسلمان ہونا ضروری ہے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہاں غیر مسلم
کبھی وزیر اعظم ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے یہ خدشہ بھی بے بنیاد ہے۔

حضور والا! ان اقدامات کو جنہیں وزیر اعظم نے سوچ سمجھ کر اٹھانے کا فیصلہ کیا ان کو
پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے لہذا ان کے یہ خدشات جن سے ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے،
سراسر بے بنیاد ہیں۔ میں ان کی تائید نہیں کرتا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ جناب والا! مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم نے یہاں نواں ترمیمی
بل پاس کیا ہے اسے آپ قومی اسمبلی سے پاس کرائیں، میں نے یہ کہا ہے ۔

جناب چیئرمین :۔ جناب وسیم سجاد صاحب۔

Mr. Wasim Sajjad : Sir, first of all I would like to re-define as I have done on several earlier occasions as to what is the scope of a motion for privilege and as Sir, we have stated on several occasions and you have also had the occasions to give rulings on this point, a breach of privilege takes place when something is done which obstructs a Member of this House in the performance of its normal functions. Any obstruction, any impediment created in the functioning of the House or of the Member as a member of the House constitutes a breach of privilege. But matters such as these which are to be discussed, where proposals are made, where ultimately the consensus of the House is to be obtained which is a normal legislative process that I would submit Sir, does not amount ot a breach of privilege.

Now coming Sir, to the specific matter you will recall Sir, that this committee was constituted by the Prime Minister. It was not a committee of this House. Delay did take place and on this question of delay, several privilege motions were moved. You Sir, considered them in detail and rejected the privilege motions on an other occasion. However, in one of the privilege motions which was discussed before this, the honourable Chair was pleased to remark "there are certain matters where time constitutes the essence of the matter"; and one of these

matters to which no attention was drawn was the question of Martial Law cases. Thereafter Sir, you know that every effort was made to come to a certain unanimous decision on the question of Martial Law cases and a report in this connection has already been submitted to the House on 28th of February,1988. The honourable Senator Professor Khurshid Ahmed has drawn attention to my speech which I made in the Senate when these matters were under consideration. Sir, I had said that the Military Courts do not provide for the right of appeal in all cases and I still stick to that opinion. I had stated Sir, that in some cases the counsel would not be allowed to be engaged, which is a fact Sir. Councels were not allowed to be engaged before Summary Military Courts but they were allowed to be engaged before Special Military Courts.

It is also a fact Sir, and I still maintain that right of appeal was not given although there was a general right of review, but when these Martial Law Courts were acting with full force and fury, when there was an opposition to the Martial Law Courts and I was practising in those Law Courts, the honourable Prof. Khurshid Ahmed was a member of the Government, and the party which he represents was also a part of the Government at that time. Therefore Sir, I would say that a major part of the responsibility must fall on the Government at that time.

Quoting my speeches as a Senator, I still stick to that & I would also say Sir, that I was not a party to this agreement. I had asked for a judicial review but Sir, my honourable friends agreed to only a review of hardship cases. They did not accept in that agreement a judicial review of all those cases. This was not a part of the agreement. The Prime Minister had accepted that he would consider hardship cases of Martial Law. And we were engaged in this exercise as to what are hardship cases? It was not accepted and then we had the occasion to repeat again and again that there is no intention to reopen all cases of Martial Law because amongst these cases there would be rape cases, there would be murder cases, there would be fraud cases, there would be embezzlement cases. It was made very clear to the committee and this was the part of the reference of the committee that – 'no, only hardship cases are to be reviewed by you' and Sir, I would like to take credit for the fact that we identified whatever we felt were the hardship cases. What have we done?

[Mr. Wasim Sajjad]

First of all, we have said that those persons who were condemned in absentia, we have provided in our recommendations relief for those people, we have provided relief for women, old people, very young people, widows, we have provided relief for those cases. We have said Sir, that this was a demand of the House that political prisoners – and we have defined 'political prisoners' as those persons who were convicted purely because they expressed their views against the government of the time. I have said it earlier, Sir, and I say it again today that if I belong to a political party and I commit murder of some body or I burn a bus or I destroy a building then Sir, that is not a political offence. What does constitute a political offence? It is that somebody who may be convicted because of his political views, because of the opposition of the government and we have provided in our recommendations which have been accepted that such persons should be given relief.

Sir, it has been said what difference has been made? You have brought in Article 45 and you have said that now these matters shall be dealt with by a Sepcial Cell in the Prime Minister's Secretariat. Sir, it is correct that the procedure under Article 45 is available. In general terms, it is also available even today, but what will be done Sir? We have said that relief shall be given in these cases. In these matters, death sentence shall be reduced to life imprisonment. In these matters persons shall be released. You know, Sir, the House knows and the people of Pakistan know that otherwise under Article 45 there is a procedure where the government i.e. the President in its discretion in exercise of the power of mercy, provides relief. But I may clarify Sir, it is not merely a recommendation of the Prime Ministr when acting under Article 45, the President is bound by the advice of the Prime Minister. It is one of those sections of the law where whatever the Prime Minister says is binding on the President. Acting under these powers Sir, we have defined very clearly that this is a relief that we would provde. It is a commitment made by the government and it is just like that that you will move an application and the government will do what it likes. But apart from this, Sir, there is already, for all the other cases of Martial Law, procedure available under Martial Law Order No. 107 where appeals can be made. General review – this is a special review which we have provided, the general review under Article 45 is available and any number of applications can be moved but this special review where the Government has made a commitment that in these cases this is the relief that we will provide to this category. Sir, this is what we have done.

Sir, it has been stated that no progress whatsoever has been made by the Committee on the various items. Firstly, Sir, Item –1 – As to making *Quran* and Sunnah as a supreme law of the land and as the chief source for the legislation and policy making :

Sir, the Government immediately introduced the Ninth Amendment Bill as agreed between the Prime Minister and the other members of the House. The Bill was passed by the House and it is now under consideration in the National Assembly. Sir, the government, the Prime Minister has repeatedly said that we do not believe in the politics of steam-rolling. The Prime Minister has siad that he would like to run the country by consensus. A matter like this, Sir, involving an amendment of the Constitution, requires most of all pre-dominently the consensus of the members of the two Houses. In the National Assembly, no doub,t the matter has been delayed but you cannot say that the government did not move the Bill or that the government did not have it passed here or that the government did not bring it for consideration in the National Assembly. It was brought for consideration. It was, thereafter, referred to a committee and Sir, progress has been delayed on that Bill because there is a difference of opinion in the House i.e. in the National Assembly over certain provisions of the Ninth Amendment Bill. There is no difference of opinion in the government, outside the government, within the House, outside the House, on making *Quran* and Sunnah as a supreme law of the land. Sir, this is the commitment of the Muslim League government. In the Objectives Resolution it is said that the sovereignty belongs to *Allah* Almighty alone. We have in the Ninth Amenement Bill made this provision and I would like to state categorically that there is no difference of opinion on this particular question.

Sir, there is a difference of opinion regarding certain demands which are being made by the lady members in the National Assembly. Sir, if we want to achieve a consensus, either the parties in the opposition in the National Assembly particularly the party to which my honouable friend Professsor Khurshid Ahmed belongs, will have to say Sir, "we adjust to these demands " or the ladies will say, "Okay, we give up these demands." We do not beelieve, as I said, in steam rolling anything. We believe in consensus.If a consensus can be reached Sir, we will have the

[Mr. Wasim Sajjad]

Bill passed as urgently as possib,e.If it cannot be reached Sir, we will continue to strive to achieve that consensus. The effort is going on it will continue to go on. I do not believe personally & nobody believe that Constitution is a matter in which we should act in haste or in which we should try and use our majority. It is a matter Sir, on which we would like to have the consensus of the people inside the House and outside the House. Constitutions are not made everyday. We must respect our Constitution. We must give the highest importance and priority to our Constitution and the Constitution should only be amended when we feel that the nation is behind it. On this matter Sir, there is a serious divide and therefore, I would appeal, in fact to the opposition parties in the National Assembly particularly the party to which my honourable friend belongs to let us try and achieve a consensus. May be, by doing so you will not achieve 100% of what you desire but we might achieve 95% of we desire and let us hope Sir, that this further 5% we will achieve at some other time. But by having this politics where we oppose everything either it is black or white Sir, we will not be able to make any progress. So, if we want to achieve a consensus on this matter as I said there is complete agreement that *Quran* and Sunnah should be the supreme law. There is some disagreement on this question of the women's rights and we would like to have a consensus, we would like to seek accommodation, we would like to have a matter which is generally agreed upon between the parties. So Sir, there is no breach of any commitment or no departure from the agreed matters as respects item No. 1.

Sir, item No. 2 that the Prime Minister shall be a Muslim. It was inadvertently left out Sir. Nobody in Pakistan believes anything can to the contrary. I would like to state Sir, that this committee in its very initial meetings, the committee which was constituted by the Prime Minister had agreed that 'yes' this amendment should be made. This is on the record, there is no difference of opinion. It is a matter as I feel Sir, that there is no difference of opinion anywhere in Pakistan that the Prime Minister should be a Muslim. It was inadvertently left out but the question is when to bring this amendment. Should we bring it now, should we bring it when some other amendments are under consideration. We feel Sir, this does not warrant an immediate decision. The decision has been taken but should we bring a constitutional amendment now. There is no election of the Prime Minister due and by the grace of God Sir, if it was due, there is no danger whatsoever of any non-Muslim becoming Prime Minister of Pakistan. So,

the decision has been taken. We all agree on it. The question is at the appropriate time we will bring in this amendment and it will be done at that time. There is no urgency that we should do it today but the decision is there and I have stated so in the press also on an earlier occasion that there is no difference of opinion on this question and there is no danger what soever of any non-Muslim, by the grace of God, becoming the Prime Minister of Pakistan.

Thirdly Sir, the question of provincial autonomy. Sir, this is a very serious issue. Let us not take it lightly. The committee should not be steam-rolled into taking it early decision. These are matters which require very very careful consideration. It means reopening some of the agreed parts of the Constitution of 1973. We are in no hurry to do it and I have myself slowed down the work on this aspect so that whatever we decide, it should be in the national interest. Sir, in this matter I would say time is not of the essence. Constitutional amendments of this nature even if they are debated for months on and I think that is too little a time for a decision of this nature and therefore Sir, I would beg leave and I ask your permission to let us decide these matters in our own time. There is no urgency about this matter. If a decision on this vital question is to be taken which will affect the entire Pakistan, the four provinces of Pakistan and in re-opening these matters with a serious consequences, let us not pressurise or steam-roll the committee into taking decisions. We are conscious of this. The committee has not been dissolved and at the last meeting in Karachi the Committee decided that now they would give more attention to these matters but Sir, let us not lay down a time limit for these matters becuause these are very very serious matters and time is not of the essence in these questions.

Fourthly Sir, as to Martial Law cases I have already stated Sir, that the committee had certain difficulties. First of all a blanket protection was given to all decisions of Military Courts by Article 278. I had pleaded in my speech to which reference has been made that some kind of judicial review should be provided but the agreement was not of the kind of judicial review, but for relief in hardship cases. So that became a limiting factor. We could not provide judicial review because of Article 278. The objective befoe us was as to what are the hardship cases. It was not all cases. What are the hardship cases and for all cases a general review is open under Article 45 and also under Martial Law Order 107 but we were concerned with hardship cases and we have identified four categories of these hardship cases. We have absentia

[Mr. Wasim Sajjad]

cases in which a person has been condemned because he did not appear to answer a substantive charge. The criticism was that the person has been convicted may be given more sentence a heavier punishment than that he may have been given under the substantive charge. We have said Sir, let him be tried on the main charge. If on the main charge his sentence is reduced or he is acquitted then under Article 45 sentence will be reduced or he will be acquitted. In matters where a person is convicted in absentia not for any charge but because he was required to appear before a certain authority and he could not appear. If he has completed two years of sentence and we have put down two years Sir, because Martial Law was lifted in December, 1985. Two years have already elapsed and we wanted all these persons to be released that is why we put in this period of two years. Third Sir, was that real, genuine cases of hardship i.e. a person who is below 18 at the time of the commission of the offence, a person who is over 65 today, a person who is handicapped, a person who is a woman. Sir, it is being said, "well why did you not release them altogether". Sir, firstly a person if he is young and he has committed murder, a person who is older and has committed rape Sir, how can we just let them go without considering the consequences of this action. Justice demands that balance have to be kept but considering the hardship involved, purely the hardship element we recommended that their capital sentence should be reduced if there is any such case of life imprisonment. Fourthly Sir, there was a clamour in the House and outside, about the 'political prisoners'. We have said that first of all we would try to decide what is a political prisoner. In our opinion we have clearly said a political prisoner is one who suffers because of his political expression of views and not a person who commits murder, not a person who commits a criminal offence but a person who is convicted because of his political views. We have said that they shall be provided relief. So, let those cases come-up. The procedure has now been finalised. The special Cell has started functioning. We have written to the Provincial Governments, we have directed them to make this procedure known and to send them to all the jails to provide all facilities to these Martial Law prisoners. So that they can come up with their applications. So that they can be considered. Therefore Sir, I would with great respect say that no breach of privilege is made, the matter is being dealt with in accordance with the law and the Constitution. We have done our best. Of course whatever we do Sir, there will be some people who will not be satisfied but we have tried to do whatever we could under the circumstances within the limitations within which we were working. Thank you.

Mr. Chairman : Thank you. Professor Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد :- جناب چیئرمین! میں بھی اپنے جواب کا آغاز اسی مقام سے کروں گا۔ جہاں سے محترم وزیر عدل نے اپنی بات شروع کی ہے مجھے خوشی ہے کہ وہ اپنی اسوقت کی تقریر پر اب بھی قائم ہیں کاش کہ ان کا عمل بھی اسکی تائید کرے۔ انہوں نے یہ بات بھی کہی ہے کہ مارشل لاء کے دور کی سزاؤں کچھ ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے اپنے جوش خطابت میں وہ بہت سی ایسی باتیں کہہ گئے جن کے لئے شاید انہوں نے پہلے سے حقائق کو چیک نہیں کیا تھا۔ یہ صحیح ہے کہ مارشل لاء کے ایک محدود دور میں یعنی اگست ۷۸ء سے اپریل ۷۹ء تک آٹھ مہینوں کے لئے میرے پاس بھی پلاننگ کی وزارت کا قلمدان رہا ہے اور پی این اے کی تمام پارٹیاں اس زمانے میں حکومت کے ساتھ شریک تھیں۔ لیکن میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جو سزائیں مارشل لاء میں دی گئی ہیں اور جس قسم کے اقدامات کہ جن پر ملک بھر میں آہ و بکا برپا ہوئی یہ وہ سزائیں ہیں جو اکتوبر ۱۹۷۹ء کے بعد مارشل لاء کے دور ثانی میں دی گئیں۔ اس زمانے میں یہ بھی عجیب و غریب صورتحال تھی کہ مارشل لاء ملک میں تھا لیکن ساری پولیٹیکل پارٹیز کام کر رہی تھیں۔ پیپلز پارٹی سمیت اس زمانے میں پولیٹیکل ورکرز کو گرفتار نہیں کیا گیا اس زمانے میں جلسے اور جلوسوں کی پوری پوری آزادی تھی اور یہ تمام پارٹیاں openly کام کر رہی تھیں اور پی این اے نے کچھ خاص شرائط پر حکومت کو join کیا تھا۔ مئی ۷۸ء کا جو معاہدہ ہے اس پہلو سے کہ پیپلز پارٹی party-in-power تھی اس کے خلاف انتخابات کے اندر بدعنوانیاں کرنے کی بنا پر ایک قومی تحریک چلی اور وہ افراد جنہوں نے اس تحریک میں اس وقت کی حکومت کی اپوزیشن کی تھی اور جو فی الحقیقت انتخاب میں منتخب ہوئے تھے۔ لیکن انہیں rigging کی بنا پر اسمبلی کا ممبر نہیں بننے دیا گیا۔ چنانچہ اس دور میں اس معروف پارلیمانی ضابطے کے مطابق کہ جب Party-in-Power ناکام ہوتی ہے تو Party-in-opposition کو اس کی بجائے حکومت میں induct کیا جاتا ہے پی این اے کو اس مدت کے لئے induct کیا گیا۔ اور پی این اے نے اس شرط پر شرکت کی تھی کہ اس کیبنٹ میں کوئی جرنیل نہیں ہوگا اس سے پہلے بھی جرنیل تھے۔ اور پی این اے کے استعفیٰ دینے کے بعد بھی جرنیل کینٹ میں آئے

[Prof. Khurshid Ahmed]

یہ اشتراک اس شرط پر کیا تھا کہ اس زمانے میں احتساب کے عمل کو کم سے کم وقت میں مکمل کیا جائے گا اور نئے الیکشن کی ایک تاریخ طے کی جائے گی۔ اور جب ہم نے ۲۳ مارچ ۷۹ء کو الیکشن کی تاریخ طے کر دی تو اس کے بعد پی این اے کی کیبنٹ نے اپنی مرضی سے استعفیٰ دے دیا اور یہ کہا کہ ہم اب الیکشن کے ذریعے برسر اقتدار آنا چاہتے ہیں۔ یہ ہے وہ فریم ورک لیکن جو وعدہ الیکشن کا کیا تھا یعنی ۱۶ ار نومبر کے لئے اکتوبر میں اس وعدے کو ختم کر دیا گیا۔ مارشل لاء کو دوبارہ نافذ کر دیا گیا۔ سیاسی پارٹیوں کو بین کر دیا گیا۔ اور پھر اس کے بعد سے سیاسی ورکروں پر زیادتیاں ہوئی ہیں اور پھر ۱۹۸۰ء اور اس کے بعد ۱۹۸۳ء میں مارشل لاء کے ضابطوں کا بے محابہ استعمال ہوا ہے جن کے خلاف پورے ملک میں آواز اٹھائی گئی یہ وہ پس منظر ہے جس میں یہ ساری چیزیں واقع ہوئی ہیں وہ شاید بھول گئے ہیں لیکن میرے زمانے میں کیبنٹ کے جو بھی فیصلے ہوئے ہیں جو بھی اقدامات کئے گئے ہیں ان میں کوئی repressive policy اختیار نہیں کی گئی یہ پالیسی ۷۹ء کے بعد اختیار کی گئی۔

اب میں ان نکات کو لینا چاہتا ہوں جو محترم وزیر عدل نے لئے ہیں۔ سب سے پہلے انہوں نے کہا کہ آخر پریولیج کیا ہے ٹھیک ہے آپ نے پریولیج کی جو تعریف کی ہے وہ بھی پریولیج کی ایک معروف تعریف ہے لیکن یہ صرف ایک نوعیت کا پریولیج ہے۔ پریولیج مختلف نوعیت کے ہیں۔ مختلف قسم کے ہیں اور پارلیمانی پریکٹس کی کتابوں کو دیکھ لیجئے۔ بلاشبہ اس خاص نوعیت کا پریولیج کہ جس میں ایک فرد کو اپنے منصب ذمہ داری کو ادا کرنے میں مشکل پیش ڈالنا ہے بلاشبہ یہ پریولیج کا وائیلیشن ہے لیکن اس کے علاوہ ایوان کے بحیثیت ایوان، وہ پریولیجز بھی ہیں جن میں کوئی چیز اگر ایوان کے لئے derogatory کی جاتی ہے تو وہ بھی پریولیج کا وائلیشن ہے۔ اسی طریقے سے بہت سے معاملات کے اندر ایوان سے کوئی وعدہ کیا جانا اور اس وعدے کی خلاف ورزی کرنا یہ بھی پریولیج کے خلاف ہے۔ تقریباً دو سوا دو سو قسم کے پریولیج اور ان کی وائیلیشن لٹریچر کے اندر پائے جاتے ہیں، ٹھیک ہے کسی موقع پر آپ ان کو مانیں یا نہ مانیں۔ یہ الگ بات ہے اسی طریقے سے اگر ملک میں پریولیج لاء ہے تو پھر اس لاء کے تحت اس کو ڈیفائن کیا جائے گا۔ لیکن جہاں وہ قانون نہیں ہے وہاں دائرہ vague رہتا ہے اور ہمارے یہاں یہی پوزیشن ہے کہ صرف ایک محدود طرز کا پریولیج نہیں، بلکہ متعدد

دوسری قسموں کے پریویلجز بھی ہیں جن کا وائیلیشن ہاؤس کا violation of privilege شمار کیا جاتا ہے اور ہم اسی بنیاد پر یہ بات کہہ رہے ہیں۔

دوسرے جناب والا! یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ کمیٹی آف ہاؤس نہیں ہے یہ ایک بالکل ٹیکنیکل بات ہے بہت سی کمیٹیز ایسی ہوتی ہیں جو permanent committees ہیں کچھ ایسی ہیں۔ جو اسپیشل کمیٹیز ہیں۔ کچھ ایسی کمیٹیز ہیں جو ایک معاہدے اور covenant کے تحت وجود میں آتی ہیں۔ میری نگاہ میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان معاہدے کے تحت وجود میں آنے والی کمیٹی ان کمیٹیوں سے کسی طرح بھی کم نہیں جو خواہ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی ہو یا سپیشل کمیٹی ہو۔ اس بناء پر یہ بات کہنا محل نظر ہے اور یہ بات کہ وقت کی اہمیت صرف مارشل لاء کی سزاؤں کے بارے میں تو ہے باقی امور کے بارے میں نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دلیل بھی بڑی کمزور ہے ایک اسلامی ریاست میں ایک مسلمان معاشرے میں قرآن وسنت کے احکام سے روگردانی اس کے واضح احکام سے ایک دن کے لئے بھی تغافل، یہ ایک مسلمان کے لئے دنیا وآخرت دونوں میں بہت خسارے کا سودا ہے۔ اس کے لئے اگر آپ یہ کہیں کہ ٹائم اس میں اہم نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی نامناسب ہوگا۔

اسی طرح provincial autonomy ہے آپ سرکاری دفاتر کے اندر بڑے cosy حالات میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ ملک میں کیا تحریکیں چل رہی ہیں۔ کیا خطرات جنم لے رہے ہیں۔ کن خیالات کا اظہار کیا جا رہا ہے اور provincial autonomy کا مسئلہ حقیقت یہ ہے کہ وقت کے اعتبار سے بڑا نازک اور بڑا اہم مسئلہ ہے اس سلسلے میں جتنا تغافل کیا جائے گا جتنی دیر کی جائے گی وہ اس ملک کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ جناب والا میں پوری دردمندی سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اس حکومت کو تین سال مل چکے ہیں۔ اس کمیٹی کو بنے ہوئے دو سال ہو چکے ہیں اگر یہ کمیٹی دو سال میں ان بنیادی مسائل کے بارے میں کوئی غور وفکر نہیں کر سکی، تو کیا اس کو عمر نوح درکار ہے۔ یہ دراصل معاملات کو ٹالنا ہے اور یہ کہنا کہ یہ بڑے پیچیدہ اور اہم مسئلے ہیں اس لئے اس پر ہم غور کر رہے ہیں ہمیں بتایا جائے کہ کمیٹی نے کتنے گھنٹے کام کیا ہے کتنے مسائل پر تحقیق کی کون سے ورکنگ پیپرز تیار کروائے ہیں۔ کون سی exercise کی ہیں جن میں متعین کیا ہو کہ دستور میں

[Prof. Khurshid Ahmed]

میں کہاں کہاں کیا خامیاں ہیں، جو کام اس کو سونپا گیا تھا۔ اسے انجام دینے کے لئے کیا اس نے محنت کی ہے اور اگر یہ سب کچھ اس نے نہیں کیا تو محض یہ کہنا کہ کام بڑا نازک ہے ہمیں مزید وقت چاہیئے اور اس پر اپنی ساری عمر گزار دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی سہل انگاری کا رویہ ہے غیر ذمہ داری کا رویہ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کا احتساب کرنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

جناب والا! یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ اسلام کے سلسلے میں اس حکومت کا رویہ مثبت ہے خدا کرے کہ ایسا ہو ہم دل سے چاہتے ہیں اسلام متنازعہ فیہ نہیں، لیکن بدقسمتی سے آپ حضرات نے اسے متنازعہ فیہ بنا دیا ہے آج ہم سے یہ کہا جا رہا ہے کہ کچھ خواتین کو اس پر اعتراض ہے کیا میں جناب وزیر عدل کو یاد دلاؤں کہ جس فریم ورک میں نواں ترمیمی بل پاس ہوا ہے، بعینہٖ انہی الفاظ کے ساتھ قرارداد نیشنل اسمبلی میں منظور ہوئی ہے اس قرارداد کا اولین مسودہ نیشنل اسمبلی کے جن ارکان نے پرائم منسٹر کے ساتھ طے کیا تھا اس میں اپوزیشن کی دو خواتین ممبر بھی موجود تھیں۔ ان کی موجودگی میں وہ مسودہ وہاں منظور ہوا ہے اس کے بعد اس مسودے کو ایوان میں پیش کیا گیا ہے۔ اور اس میں تمام ارکان سرکاری بھی اور اپوزیشن کے بھی خواتین بھی مرد بھی سب موجود تھے۔ جیسے unanimously منظور کیا گیا ہے آپ کتنی بار consensus پیدا کریں گے کیا یہ consensus نہیں ہے پھر جب سینیٹ میں اس پر گفتگو ہوئی اور سینیٹ نے ان کو پاس کیا تو کیا وہ consensus نہیں تھا جناب والا! حسین الفاظ کے ذریعے ان اہم مسائل کو معرض التواء میں نہ ڈالیں جس چیز پر قوم متفق ہے اسے قبول کیجئے۔ اسے نافذ کیجئے، یہی نجات و ترقی کا راستہ ہے الفاظ سے کھیلنا وکلاء کا مشغلہ رہا ہے لیکن کم از کم ہمیں اب زیادہ ذمہ داری کے ساتھ اس معاملات کو طے کرنا چاہیئے۔

جناب والا! میں یہ بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کہا گیا ہے کہ صرف ہارڈشپ کیسز کے معنی میں یہاں بات ہوئی ہے اور مارشل لاء کے سلسلے میں باقی تمام چیزیں اس کمیٹی کے دائرہ اختیار میں شامل نہیں ہیں میری نگاہ میں یہ بات غلط ہے جیسے میں نے عرض کیا ہر چیز کو اس کے پس منظر میں دیکھئے

چاہیئے اپوزیشن کے ان گیارہ ارکان نے اس ایوان کے سامنے کچھ ترامیم پیش کی تھیں۔ اور ان ترامیم میں Indemnity Clause کے اندر تین ترامیم پیش کی گئی تھیں پہلی ترمیم یہ پیش کی گئی تھی کہ delete affirmation adoption, endorsement کر دی جائے دوسری ترمیم یہ پیش کی گئی تھی کہ تمام معاملات کو superior courts میں judicial review کے لیئے پیش کر دیا جائے۔ تیسری ترمیم یہ پیش کی گئی تھی کہ تمام معاملات میں فیڈرل شریعت کورٹ کو jurisdiction دی جائے کہ جو سزائیں جو اقدامات مارشل لاء کے تحت قرآن وسنت کے خلاف ہیں ان کو وہ review کر سکے as direct jurisdiction i.e. first jurisdiction یہ تین ترامیم تھیں ان تین ترامیم کی بنیاد پر وزیر اعظم سے گفتگو ہوئی اور جو بات طے ہوئی وہ یہ تھی۔

The question of providing relief in appropriate hardship cases relating to confiscation of properties and punishments awarded under Martial Law be examined by the committee in the light of public policy and interest and to suggest appropriate measure for redress.

اور یہ بات بھی طے ہوئی کہ

The committee may consider other suggestions or amendments in the Constitution.

اور Constitution Indemnity Clause, کا حصہ ہے۔
اگر آٹھویں ترمیم کے وقت ابھی ترمیم نہیں ہو سکی تو اب کمیٹی کو یہ کام سونپا گیا تھا کہ وہ اس بات پر بھی غور کرے کہ دستور میں جس مقام پر بھی ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ترمیم کی ضرورت ہے وہ اس ترمیم کو تجویز کرے اور اس undertaking کے جواب میں پھر کیا ہوا تھا۔

"In case the above proposals are acceptable to the Government an appropriate statement in the above terms shall be made by the Prime Minister on the Floor of the Senate. After this statement by the Prime Minister, we shall withdraw all motions, amendments proposed by us in the Senate and agree

[Prof. Khurshid Ahmed]

not to propose any new amendment or a motion and further agree to support the passage of the Eighth Amendment Bill through the Senate".

جناب والا! میں نے وزیراعظم کی تقریر کے بعد اپنی تقریر میں صاف الفاظ میں کہا تھا کہ "تیسری چیز جس کا میرے ساتھیوں نے کہا کہ مارشل لاء کے دور میں اگر بہت سارے مجرموں کو سزا ملی ہے تو اس دوران بہت سارے ایسے لوگوں کو سزا ملی گئی ہے جو معصوم تھے یا سزا اور جرم کے درمیان وہ تعلق نہیں جو انصاف کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے اور ہر مارشل لاء کے دور میں یہ چیزیں واقع ہوتی ہیں۔ ہمارے دلوں کے اوپر یہ بڑا بوجھ تھا ہم اس بات کو اپنے عقیدے کے خلاف سمجھتے تھے blank indemnity کہ دے دیں۔ اور یہ دروازہ نہ کھولا جائے کہ جو افراد معصوم ہیں یا جن کو زیادہ سے زیادہ سزا ملی ہے یا جن کی املاک اور اموال ضبط کر لئے گئے ہیں ان کی دادرسی کا کوئی نہ کوئی انتظام ہونا چاہیئے" مجھے خوشی ہے کہ سینیٹ میں مجھے یہ اعزاز بھی حاصل ہو رہا ہے کہ اس نے اس اصول کو بھی منوایا ہے کہ اس بنیاد پر۔۔ یہ کمیٹی کام کرے گی اور انشاء اللہ اس کے لئے موثر اقدامات تجویز کرے گی۔ پھر میں نے کہا تھا کہ "ہم نے اس کڑوی گولی کو نگلا ہے لیکن اس کے ساتھ ان تینوں باتوں کو منوا کر الحمد للہ ہم ملک کو جمہوریت کی طرف عدل کی طرف اور دادرسی کی طرف آگے لے گئے ہیں۔"

جناب والا! یہ تھا وہ فریم ورک، دوسرے الفاظ میں اس میں hardship cases کے معانی صرف یہ نہیں ہیں کہ وہ خواتین ہوں یا بچہ ہو یا بوڑھا ہو یا in absentia سزا ہوئی ہو یہ تو آپ نے hardship کی ایک مخصوص تعریف کر ڈالی ہے جو بڑی محدود ہے ہماری نگاہ میں hardship کے وہ تمام کیسز ہے جن میں فی الحقیقت کسی شخص کو مجرم ہوئے بغیر سزا ملی ہے، جس میں جرم اور سزا کے درمیان کوئی تعلق اور نسبت نہیں ہے جس میں لوگوں کو صفائی کا موقع دیئے بغیر سزائیں دی گئی ہیں۔ یہ وہ تمام چیزیں ہیں جو hardship cases ہیں اور ہم نے یہ بات طے کی تھی کہ ان معاملات کے

لیے صرف ایڈمنسٹریٹو ہی نہیں بلکہ اگر ضرورت ہو گی تو constitutional
amendment بھی کی جائے گی۔ اور یہ وہ چیز ہے جسے حکومت نے پورا نہیں کیا
اس بنا پر میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ کمیٹی کے سپرد جو کام تھا اس میں وہ
ناکام رہی ہے جو رپورٹ آئی ہے وہ غیر تسلی بخش ہے اور دو سال گذر جانے کے
بعد اب مزید یہ کہنا کہ کمیٹی ابھی کام کر رہی ہے ۔ اور نہ معلوم وہ کب اپنی رپورٹ
لے کر آئے گی اور یہ بھی آپ کے علم میں ہے کہ اس کمیٹی کے کچھ ارکان اب سینیٹ کے
رکن نہیں رہے اس لیے کہ سینیٹ کی جو normal tenure ہے وہ تین سال
ہے total tenure چھ سال سہی لیکن جو کمیٹی بھی بنائی جائے گی اُسے اس فریم ورک
کے اندر اندر اپنی رپورٹ کو لے آنا چاہیئے لیکن یہ کمیٹی اپنی رپورٹ اس فریم ورک
کے اندر اندر نہیں لا سکی اور اسی بنا پر ہم اسے اپنے استحقاق کی بریچ سمجھتے ہیں۔
شکریہ!

Mr. Chairman: Thank you. The discussion that has taken place steered away due perhaps to my indulgence from the principal question before us which is whether the question raised by Prof. Khurshid involves a breach of privilege of the House or its Members and can be admitted as a motion of breach of privilege. The main issues relevant to the determination of this question – and I am confining my ruling only to the admissibility of the question raised by Prof. Khurshid Ahmed has already been decided - in the context of the motions previously moved on this subject to which the honourable Minister also made one or two references. I have reconsidered those determinations in the light of the discussion that has taken place and the points advanced for and against those determinations. But I do not feel convinced that the previous determinations of the House should be changed in any manner.

Now, what were the issues and what are the issues still? The issues are :-

– The status of the committee ;
– terms of reference of the committee ;

[Mr. Chairman]

– progress made by the committee with the assignments or charter or terms of reference or whatever you call it; and

– delay on the part of the committee to complete its assignment and the effect of such delay, if any, on the privileges of this House.

Now, on the question of the status of the committee I have got two or three rulings here before me in which it was decided that it was a committee set up by the Prime Minister in his own right; it was not a committee of the House. As a matter of fact, one of the rulings goes to the extent of saying –

> "That the House is not entitled even to expect a report of the committee coming to it directly. Although because the committee was set up as a result of the pleadings and urgings of the House itself. The House is certainly interested in the progress of the work which the committee does and the government, to that extent or for that matter the Prime Minister, is obliged to keep the House informed of whatever progress is made by that committee from time to time".

So, this is with regard to the status of the committee.

The next point – the terms of reference of the committee – one was the general provision which, in fact, does not constitute the exact term as has appeared in the rulings but that was the general question of the laws of the country being changed to conform to the Quran and Sunnah and that is now, I think, covered substantially by the Ninth Amendment.

Now, the other terms of reference, and I am quoting here from one of the previous rulings, were :

1. "To examine Article 91 of the Constitution with a view to suggesting an amendment, if necessary, to the effect that the Prime Minister shall be a Muslim restoring the provision of the original unamended Constitution.

2. Whether provincial autonomy guaranteed under the 1973 Constitution as existing before the 5th July, 1977, was adversely affected by the subsequent amendments and if so, to suggest appropriate amendments to restore the original provisions.

3. To suggest any other appropriate amendments in the Constitution; and

4. To indicate guidelines, procedure and frame-work for review of cases of hardship decided during the Martial Law."

Now, this is quite true that the committee was set up more than two years ago and it has not been able to complete its report on all the four terms of reference as I have read them out to you. But what is the effect of this non-completion by the committee of its report on these issues. Whether they have hurt or they infringe or harm the privileges of the House in any manner? This is really the question which is before us.

In one of the previous motions which particularly dealt with the failure of the committee to produce guidelines procedure and framework for review of the cases of hardship decided during the Martial Law. The House had determined that the time was of the essence in this particular case and if I may refer to that particular language which I had used arising from the delay in the submission of the committee report, it was held that : "The time was the essence in this case".

This however referred to one specific aspect of the committee's work agitated on that occasion, namely, the delay in the submission of the committee's report in regard to the procedure, and framework for review of the Martial Law cases and did not apply to the other terms of reference of the committee, namely, suggesting constitutional amendments, such amdndments – this is also a part of the rulings summarized – were by their nature time consuming. The Prime Minister has also since extended the time. Well! that is not very relevant. So, there was, no doubt, a delay but the delay which we thought and this House decided was crucial in the sense that it hurt the privilege of the House was with regard to the Martial Law cases.

[Mr. Chairman]

Prof. Khurshid Ahmed in his question has raised the inadequacy even of the report covering that particular point, I will come to that separately, but on more than two occasions, it was held that changes in the Constitution are by their nature complicated, complex, time consuming and they cannot be done by whatever time the committee has taken so far. Now, may be the committee could have expedited this work but there are certain obligations of the committee also. Unfortunately, some of the Members of the House who were the members of that committee are not present right now. But I know it for a fact that those very gentlemen have not attended more than one meeting of the Constitution Committee. Now, how do you expect the Justice Minister to come to a conclusion or determination or to make a submission and report in this atmosphere? But the other terms of reference have not been forgotton. From the minutes of the committee which have come to us, the committee had decided as far back as the 8th of May, 1986 that under Article 91 the Prime Minister shall be a Muslim and recommended amendment in the said article accordingly. So, the first term of reference of the committee has already been dealt with as for the committee is concerned. Their formal report has not come to the House. because that was not supposed to come to the House. It was to go to the Prime Minister and I think as the Justice Minister, has rightly explained, you cannot also bring about amendments in the Constitution every so often. It was supposed to be a comprehensive review of the Constitution not only from this particular point of view but also from the point of view of the two other points i.e. one is the question of provincial autonomy and the other appropriate amendments in the Constitution. Now, if you look at constitutional amendments and the time, if you look at the history of constitutonal amendments, I am not suggesting of verbal amendments but something really substnatial. it takes years and years apart from the consensus which has to develop both within this House as well as in the Assembly.

So, These are not very simple matters and although there is a commitment of the Prime Minister as well as of the majority party that there would be constitutional amendments but I think we cannot say that because of the delay the privilege of the House as such has been hurt and there again if I may refer you to one of the previous motions in which we have repeatedly said, as was pointed out by the Justice Minister on that occasion also, we have consistently held that ordinarily an assurance given or a commitment made by a Minister on the floor of the House will not amount to a breach of privilege unless it could be shown that there was *ab initio* a deliberate attempt on the part of the

Minister to mislead the House or that the subsequent failure to implement the commitment was the result of a deliberate and willful act of commission or omission. I had also said on that occasion that in normal circumstances – and this was in the context of my decision – that in the Martial Law review cases time was of the essence. I had said that ordinarily I would have adhered to the previous determination of the House because – let me read out the exact language :

> "The Chairman went on the state that he would have adhered to that ruling for the reason that a number of exogenous factors as he had spelt out in some other ruling impinge on the implementation stage on the resolution of practically all substantial issues making implementation difficult and uncertain within a rigid time frame given in advance."

So, the committee was not required, not given as for the House is concerned any time in advance in which they had to complete this report. Whatever was possible with regard to the Martial Law cases they have submitted a report although after a delay and although after the ruling of the Chair and the determination of this House that in that particular matter time was of the essence but still we have the report and I will comment on the quality of that report separately and to what extent we are entitled to consider that.

The other issue with regard to provincial autonomy, now there also, if you would recall, one of the political parties had set up a sub-committee of their own to determine the question of provincial autonomy. As for as my knowledge goes I think they have still not come to a decision on that. There are still differences of opinion what to do and what not to do about that. So, these are not very simple matters which can be decided even after the lapse of two years. So, in that case as we had previously said that since time was not of the essence in the other two terms of reference of the committee I don't think by their not submitting a report, which in any case was not supposed to come to this House, any breach of privilege of the House has been committed. But with regard to the quality of the report on the Martial Law cases review where Professor Khurshid has said that even after the lapse of two years the committee has produced a mole out of a mountain. Now, even if it is so, I am not commenting on the quality of that report, good, bad or indifferent. What I am saying is that even if what Professor Khurshid contends is correct, the question is whether it in any way hurts the privilege of this House and whether that particular aspect of the Justice

[Mr. Chairman]

Minister's report to the House can be considered through the instrumentality of a motion of privilege. You can bring a motion under Rule 194 if you want to discuss that report in greater details – that here is a matter of which the House is now seized of and that should be discussed at an appropriate opportunity. I think in that case all the pros and cons would come but even then it would not constitute a breach of privilege of the House.

Now, having said all this, it does not mean that the government should not be mindful of the feelings and the sentiments of this House. Promises or commitments or assurances were given. There may be exogenous factors standing in their way. The issues may be complicated but they have to apply themselves seriously to finalizing the assignment which has been given to this particular committee. So, I am afraid, the motion will have to be ruled out.

پروفیسر خورشید احمد:۔ جناب چیئرمین! آپ کی رولنگ کے متعلق مجھے کوئی بات نہیں کہنی لیکن حکومت کے رویے کے خلاف میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین:۔ وہ آپ کی خوشی ہے۔

(اس مرحلے پر قاضی عبداللطیف، مولانا کوثر نیازی، مولانا سمیع الحق، اور جناب عبدالرحیم میرداد خیل نے واک آؤٹ کیا اور ایوان سے باہر چلے گئے۔)

مجاہد برہان الدین:۔ جناب چیئرمین صاحب چونکہ اسلام کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے اس لیے میں بھی واک آؤٹ کرتا ہوں۔

Mr. Chairman : Earlier in the morning I had received a notice from Professor Khurshid. He wants to move a particular adjournment motion out of turn with the permission of the House.

(Pause)

(اس مرحلے پر واک آؤٹ کرنے والے ارکان واپس آ گئے۔)

Mr. Chairman : Professor Khurshid has given me a notice of a motion which he wants to move under Rule 236 of the Rules of Business that the normal rule should be suspended with regard to adjournment motion of which he has given notice to be taken up first. I will read out the adjournment motion but will it amount to his having moved the motion or not?

Mr. Wasim Sajjad : No Sir, you can read out Sir, but this concerns a Minister who is not present or requires notice. We can take note of it and try to take it up in the next sitting.

Mr. Chairman : I would request Professor Khurshid to move his motion for the suspension of the rule.

(I) STRIKE OBSERVED BY KARACHI STOCK EXCHANGE AND LAHORE STOCK EXCHANGE

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ قاعدہ ۲۳۶ کے تحت تحریک التواء پیش کرنے کے قاعدے اور ترتیب کی شرائط کو معطل کر کے مجھے مندرجہ ذیل تحریک التواء آج ہی ایوان میں پیش کرنے کی اجازت مرحمت کی جائے اور وہ تحریک یہ ہے کہ :

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایوان کی معمول کی کارروائی معطل کر کے قومی اہمیت کے اس فوری مسئلہ پر بحث کی جائے جو کراچی اسٹاک ایکسچینج اور لاہور اسٹاک ایکسچینج کی ہڑتال سے پیدا ہوا ہے ۔ کراچی اسٹاک ایکسچینج آج تین دن سے بند ہے اور قومی معیشت کو بڑا نقصان ہو رہا ہے ایکسچینج کو اس لیے بند کیا گیا ہے کہ حکومت نے ایکسچینج کے نائب صدر کو بیئرر نیشنل بانڈز کی خرید و فروخت کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا ہے ۔ اس کی اطلاع روزنامہ

[Prof. Khurshid Ahmed]

"ڈان" کراچی مورخہ ۹ مارچ اور "مسلم" اسلام آباد مورخہ ۱۰ مارچ میں شائع ہوئی ہے۔ نیز "جنگ" لاہور نے بھی ۹ مارچ کو اس کی تفاصیل دی ہیں۔ یہ مسئلہ اس امر کا متقاضی ہے کہ اس پر سینیٹ میں فوری طور پہ بحث کی جائے۔ میں مزید درخواست کرتا ہوں کہ قاعدہ ۲۳۶ کے تحت مجھے اس تحریک کو عام قاعدہ سے مستثنیٰ کر کے فوری طور پر پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ وجہ یہ ہے گو مجھے اطلاع ملی ہے کہ نائب صدر کو چھوڑ دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود کراچی اسٹاک ایکسچینج اور لاہور اسٹاک ایکسچینج کا فیصلہ یہی ہے کہ وہ ہڑتال جاری رکھیں گے۔ اس بناء پر میں اسے فوری سمجھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں، اس تفصیل میں جانے سے پہلے یہ موشن ہاؤس میں پیش کی جائے اور ہاؤس سے اجازت لی جائے۔

Would you like to say something?

جناب وسیم سجاد: میں صرف یہ کہوں گا کہ یہ مسئلہ کامرس منسٹری سے تعلق رکھتا ہے۔ میں ان کے نوٹس میں یہ بات لے آؤں گا۔ یہ پروفیسر خورشید صاحب نے پڑھ دی ہے۔ اس کے متعلق میں ان کو بتا دوں گا۔ متعلقہ وزیر اس کو اپوز کرتے ہیں یا نہیں کرتے، بہرحال وہ اس مسئلہ پہ بیان بھی چاہیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: اس کا تعلق وزیر خزانہ سے بھی ہے۔

جناب وسیم سجاد: اس لیے مناسب یہ ہوگا کہ اس کو اتوار کے دن یا اس سے اگلے دن لے لیا جائے۔ میں صرف ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ جناب نے جو نئے رولز آف پروسیجر بنائے ہیں اس میں کال اٹینشن نوٹس کی پروویژن اس لیے رکھی گئی تھی کہ اس قسم کی تحریکیں نہ آئیں۔

(مداخلت)

جناب وسیم سجاد : میرے خیال میں اس قسم کی چیز کو اگر کال اٹینشن نوٹس کے تحت لے آئیں تو ان کا مقصد بھی حل ہو جائے گا اور ہمیں بھی طریقہ کار ایک کو معطل کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

Mr. Chairman : It all depends whether he simply wants to know the reason why this has happened or he wants to discuss.the issue also.

پروفیسر خورشید احمد : مسئلہ صرف یہ تھا کہ اس کی آج urgency تھی ورنہ میرے ذہن میں آیا تھا کہ اس کو کال اٹینشن نوٹس کے تحت اٹھایا جائے، لیکن اس صورت میں شاید یہ دو دن کے بعد آتا۔

جناب چیئرمین : اس وقت بد قسمتی سے وزیر خزانہ موجود نہیں ہیں، میرے خیال میں ان کی غیر حاضری میں اس پر بحث کرنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد : پھر اس کو اتوار کے لیے لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے اس کو اتوار کو لے لیں گے۔

جناب وسیم سجاد : اس کا نوٹس بھی بھجوا دیں۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے، اس کا نوٹس بھی بھجوا دیں۔

Next Mr. Ahmed Mian Soomro on the reported cracks having developed in Port Qasim.

جناب وسیم سجاد : وہ رکن غیر حاضر ہیں جناب۔

Mr. Chairman : Then I think, we will have to drop it.

Mr. Wasim Sajjad : Right Sir.

Mr. Chairman : Shaikh Ejaz Ahmed; on the.appropriate.economic planning to restore peace and tranquility in the city.

آپ موو کرنا چاہتے ہیں؟

(II) RE: APPROPRIATE ECONOMIC PLANNING TO RESTORE PEACE AND TRANQUILITY IN THE CITY OF KARACHI.

Shaikh Ejaz Ahmed : I am thankful to you Mr. Chairman for permitting me to move this motion. I hereby beg to move that the ordinary business of the Senate should be suspended to discuss the situation arising out of an urgent need for appropriate economic planning to restore peace and tr-nquility in the city of Karachi, the absence of which has caused riots and alarming law and order situation in the largest industrial city of Pakistan.

جناب چیئرمین : کیا آپ وضاحت کرنا چاہتے ہیں ؟

شیخ اعجاز احمد : جی سر۔

جناب چیئرمین : فرمائیے لیکن آپ صرف یہ خیال رکھیئے کہ اس وقت ہم صرف ایڈمسیبلٹی پہ بات کر رہے ہیں اس میں اہم دو باتیں یہ ہیں کہ آپ نے یہ ثابت کرنا ہے کہ یہ ایک وقوعہ ہے جو کہ public importance کا ہے اور یہ کہ یہ recent occurrence ہے اور اس لیے اس کو as an adjournment motion discussed کیا جائے۔

شیخ اعجاز احمد : جناب ! ایسے واقعات تو کراچی میں پچھلے دو سال سے ہو رہے ہیں اور آج بھی کراچی کرفیو کی لپیٹ میں ہے، کراچی کے مختلف علاقوں میں آج بھی کرفیو ہے، یہ فیڈرل حکومت کی ذمہ داری ہے کہ پورے ملک میں اور tranquility کو بحال کرے اور ہر شہری کو آرام سے اور سکون سے زندگی بسر کرنے کے مواقع مہیا کرے لیکن میرا یہی مقصد اس ایڈجرنمنٹ موشن کے ذریعے اس ہاؤس، Managers of our economy اور پوری قوم کی توجہ ایک بڑے اہم اور اساسی مسئلہ کی طرف مبذول کرانا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا

کہ مختلف زاویوں سے جب بھی لاء اینڈ آرڈر کے مسئلہ پہ بحث ہوئی، کراچی کے مسائل کو پیش کیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں اور میں نے پہلے بھی ایک دو دفعہ اپنا نقطہ نظر اس ہاؤس میں پیش کیا ہے اور میں دوبارہ اسے پیش کرنا چاہتا ہوں، چونکہ ہماری ٹرم اب ختم ہوگئی ہے، تین چار، یا چھ دن کے بعد ہمیں دوبارہ یہ موقع نہیں ملے گا، اس لیے میں یہ اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ میں قوم کے سامنے وہ نقطہ نظر دوبارہ بیان کروں اور اس پہ اس ہاؤس سے تفصیلی بحث کی اجازت چاہوں جس وجہ سے یہ مسائل کراچی میں پیدا ہوئے ہیں۔

کراچی میں انتقال آبادی کا رجحان جو پچھلے چند سال سے ہے، وہ آپ نے دیکھ لیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بنیادی وجہ اس جھگڑے یا اس مسئلہ کی جو سندھ میں اس وقت ہے، وہ انتقال آبادی ہے، مجھے صرف اس ہاؤس کو یہ بتانا ہے کہ انتقالِ آبادی کا رجحان کراچی کی طرف کیوں ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف economic planning کی failure ہے، اور صرف اس failure کی وجہ سے آج کراچی میں influx of population اس حد تک بڑھ گیا ہے، کہ یہ جھگڑے، یہ دنگے اور یہ فسادات وہاں پہ ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین :۔ میں آپ کی توجہ صرف رولز کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

A motion shall not be admissible unless it satisfies the following conditions,namely : -

"It shall raise.an issue of urgent public importance"

آپ ایک issue کی بات نہیں کرتے، آپ فیلیور آف اکنامک پلاننگ کی بات کرتے ہیں، آپ کراچی میں دوسرے exodus کی بات کرتے ہیں، مختلف دیگر معاملات کا ذکر کر رہے ہیں۔

[Shaikh Ejaz Ahmed]

دوسری بات یہ ہے کہ

"It shall relate substantially to one definite issue . . . ."

which is the one definite issue which you want to discuss?

". . . and it shall be restricted to a matter of recent occurrence of which a notice has been given at the earliest opportunity. . ."

یہ جو معاملات ہیں اور جو کراچی کی حالت ہے، اور جو وہاں کی اکنامک پلاننگ ہے، یہ نہ تو overnight ہوئی ہے۔ نہ اس مہینے میں ہوئی ہے اور نہ ہی پچھلے مہینے ہوئی ہے۔ یہ مسائل تو جب سے کراچی بنا ہے، جیسے پاکستان بنا ہے continue کر رہے ہیں۔ اگر آپ یہ مسائل واقعی ڈسکس کرنا چاہتے ہیں تو رولز ۱۹۴ کے تحت نوٹس دیں کہ کراچی کی صورت حال کو economic point of view سے یا لاء اینڈ آرڈر پوائنٹ آف ویو سے، یا پولیٹیکل پوائنٹ آف ویو سے ڈسکس کریں، تب یہ صورت admissible ہوگی۔ اگر آپ کی باری آتی ہے تو ضرور اس کو ڈسکس کریں گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ چونکہ وقت بہت کم ہے، ایڈجرنمنٹ موشن یہ نہیں بنتی ہے، اس پہ دوسرے معزز ممبران بھی چاہیں گے کہ اظہار خیال فرمائیں جو مناسب نہیں ہوگا۔

شیخ اعجاز احمد: میں صرف آپ سے تین منٹ کے لیے اجازت چاہوں گا۔ تین منٹ کے لیے اگر مجھے مزید بات کرنے کا موقع مل جائے ------

جناب چیئرمین: ہاں، یہ آپ کر لیں لیکن میں آپ کو ابھی سے بتاتا ہوں کہ یہ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں بنتی ہے۔

شیخ اعجاز احمد: میرا مقصد legality نہیں ہے، آپ ٹیکنیکل پوائنٹ پہ اسے accept کریں یا reject کریں، میں اس موشن کے ذریعہ ایک اہم بات کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا تھا، جس کی وجہ سے وہاں جھگڑے اور

فسادات ہوئے ہیں، اور اس بات کا پورا ہاؤس گواہ ہے کہ میں نے کبھی، ہاؤس کا وقت ضائع کرنے کی کوشش نہیں کی اور آپ بھی اس بات کے گواہ ہیں، اس بات کو چونکہ میں نے اپنے دل کی گہرائی سے محسوس کیا ہے، اس لیے آپ سے میری درخواست ہے کہ آپ legality میں نہ جائیں، مجھے بات کرنے کا موقع دیجئے، کیونکہ اب ہمارا ٹرم ختم ہو گیا ہے، مجھے بات کرنے کے لیے تین چار منٹ کا وقت دے دیں، اگر ہاؤس کا وقت ضائع ہو رہا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ اگر اجازت دیں تو تین چار منٹ کے لیے میں اپنی عرضداشت پیش کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین : اب تک تو آپ پیش بھی کر لیتے۔

شیخ اعجاز احمد : سر، میں آپ کی توجہ اکنامک پلاننگ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کراچی میں اس وقت چار یا پانچ ایریاز ایسے ہیں جو ڈیوٹی فری اور ٹیکس ہالیڈے ایریاز ہیں۔ ملک کی آبادی جب کسی ایریا کی طرف attract ہوتی ہے، تو وہ ایک natural law of demand and supply کے تحت ہوتی ہے، کراچی کے مضافات میں ۱۵ میل کے ایریا میں نوری آباد، گھارو، کوٹڑی اور حب چوکی ۰ چار ایسے ایریاز بنا دیئے جہاں پر tax holidy بھی ہے اور وہ ۔۔۔۔۔۔ income tax, duty free areas ہیں، پورے ملک کی آبادی میں سے صنعت کار، مزدور اور ان کے لواحقین کراچی منتقل ہونا شروع ہوئے اور بالآخر کراچی میں سیٹل ہو گئے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ان غریب پنجابی یا پٹھان لوگوں کا قصور نہیں ہے جو کراچی میں منتقل ہوئے، قصور planners کا ہے، جنہوں نے صحیح پلاننگ نہیں کی، آپ اس بات کے سب گواہ ہیں کہ پچھلے چھ ماہ سے ایک اعلان کیا گیا کہ آپ صرف چونیاں میں صنعتیں لگالیں، ملک میں ۷۲ ٹیکسٹائل ملیں لگنے والی ہیں ایل سی کھل چکی ہیں، جن میں بیالیس ٹیکسٹائل ملیں صرف چونیاں میں لگ رہی ہیں اور جولائی کے بعد ہر ہفتے، ایک مل وہاں تعمیر ہونی شروع ہو جائے گی، پانچ سو آدمی ایک مل میں کام کرتے ہیں تو آپ اندازہ کر لیں اور انہوں نے تو صرف ایک ایریا کا اعلان کیا ہے، اور اس سے پچاس ہزار مزدوروں کو نوکری مل جائے گی

جناب چیئرمین :۔ میرے خیال میں آپ کی یہ اطلاع بھی صحیح نہیں ہے۔ ایک ایریا کا اعلان انہوں نے ہر ایک صوبے میں کیا ہے۔ ہر ایک ڈویژن میں انڈسٹریل سٹیٹ بن رہے ہیں جو ٹیکس فری ایریاز ہیں۔

شیخ اعجاز احمد :۔ اس کا سرا اعلان نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین :۔ اس کا اعلان ہو چکا ہے۔ اگر آپ کی نظر سے نہیں گذرا تو الگ بات ہے۔ اب میرا خیال ہے کہ آپ کے لیے مناسب بات یہی ہے کہ seventh plan میں جسے آج مشتہر کیا گیا ہے جو بھی آپ کی تجاویز ہیں ان کو incorporate کرا لیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کو as an adjournment motion اس پر بولنے کی مزید اجازت نہیں دے سکتا۔

شیخ اعجاز احمد :۔ یہ تو سر میں نے پہلے ہی accept کر لیا ہے کہ اگر ایڈجرنمنٹ موشن نہیں بنتی ہے تو میں صرف حالات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین :۔ ٹھیک ہے، جب آپ کی دوسری موشن آئے گی تو پھر اس پر بات کریں گے۔ فی الحال آپ تشریف رکھیں، میرا خیال ہے کہ اس کے ساتھ ہی ایڈجرنمنٹ موشنز بھی ختم ہو گئی ہیں۔

Now there is one problem. We have two motions on today's agenda – One is under Rule Call Attention Notice. This is also by Shaikh Ejaz Ahmed Sahib – Failure of WAPDA to supply power to the industrial area – and the other is an admitted motion, I think, we require perhaps an hour or half an hour for discussion on that adjournment motion by Maulana Kausar Niazi which has been hanging for the last one year.

Would you (Mr. Wasim Sajjad) like to take up the legislative business or shall we proceed straightaway with . . .

Mr. Wasim Sajjad : Yes, if there are no amendments, we can probably dispose them of.

Mr. Chairman : But we will have to go through the motions, at any rate.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, if the Members will cooperate.

میرا خیال ہے جلدی ہو جائے گا

Mr. Chairman : I have no objection if you want to do that.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! یہ legislation اگر ایک دو دن مؤخر بھی ہو جائیگا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ کوئی urgency اس میں نہیں ہے، اور یہ موشن سوا سال سے چل رہا ہے۔

جناب وسیم سجاد : اس میں جناب میں یہ عرض کروں گا کہ چونکہ ترامیم نہیں ہیں میرا خیال ہے یہ دس منٹ میں ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہ موشن take up کر لیں۔

THE MEMBERS OF PARLIAMENT (SALARIES AND ALLOWANCES) (AMENDMENT) BILL, 1988

Mr. Chairman : Alright. Then we take up legislation business. We were at the second reading, isn't it?

Mr. Wasim Sajjad : Yes, Sir.

Mr. Chairman : Which means clause by clause consideration. Starting with clause 2 – Amendment of section 3 No amendment.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! یہ لیجلیشن ضرور کرائیں لیکن پہلے کورم پورا کر لیں۔

جناب چیئرمین : کورم نہیں ہے۔ اچھا تو گھنٹی بجائیں۔

(گھنٹی بجائی گئی)

جناب چیئرمین :۔ اراکین آ گئے ہیں کورم پورا ہو گیا ہے ۔

Mr. Chairman : Clause 2 amending section 3, the question is : "That . . .

Mr. Wasim Sajjad : Sir club them **together** There are no amendment to all the clauses, I think.

Mr. Chairman : I think, they have to be moved individually.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, in the National Assembly, we clubbed all of them.

جس میں ترامیم نہیں ہیں انہیں club کر کے اکٹھا move کر دیا جائے ۔

Mr. Chairman : Since the Act as a whole or the Bill as a whole was opposed in the initial stage., I think, each clause has to be put.

Mr. Wasim Sajjad : Just to save the time, Sir.

Mr. Chairman : No. I think, we have to observe the rules also. This is essential but . . . . .

Mr. Wasim Sajjad : As you please.

Mr. Chairman : The question is :
"That clause 2 stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 2 forms part of the Bill. Next clause 3 amending section 4, the question is :
"That clause 3 stands part of the Bill"

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 3 forms part of the Bill. Next clause 4 amending section 5, the question is :

"That clause 5 stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 4 forms part of the Bill. Clause 5 amending section 6, the question is :

"That clause 5 do stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 5 forms part of the Bill.

Mr.Chairman: Clause 6 amending section 7, the question is :

"That clause 6 stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 6 forms part of the Bill. Clause 7, the question is :

"That clause 7 amending section 8 of the original Act stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 7 forms part of the Bill. Clause 8 amending section 10, the question is :

"That clause 8 do stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 8 forms part of the Bill. Clause 9, the question is :

"That clause 9 amending section 11 of the Act stands part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 9 forms part of the Bill. Clause 10 amending section 11 (a) of the Act, the question is :

"That clause 10 do stand part of the Bill".

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Clause 10 forms part of the Bill.

Now Clause 1, Short Title and Preamable, the question is :

"That Short Title , Preamable and Clause I stands part of the Bill."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : Short title, preamable and Clause I form part of the Bill. You can move the next motion.

Mr. Wasim Sajjad : I beg to move :

"That the Bill further to amend. [The Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1988"] be passed.

Mr. Chairman : The motion moved is :

"That the Bill further to amend. The Members of Parliament [Salaries and Allowances] [Amendment] Bill, 1988" be passed.

It is opposed?

Prof. Khurshid Ahmed : I oppose, Mr. Chairman, that the Bill be referred to the Islamic Ideology Council.

Mr. Wasim Sajjad : Sir, this is not the stage.

Prof. Khurshid Ahmed : At any stage.

رو لز ایس کہیں یہ نہیں ہے کہ کس سٹیج پہ یہ موشن آسکتی ہے ۔

Mr. Chairman : I think, Prof. Khurshid is correct.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں۔

Mr. Wasim Sajjad : Then Sir, put it. Two-fifth majority is a must, Sir. to carry this motion.

Mr. Chairman : That is true. What is the Article? Is it 237?

Mr. Wasim Sajjad : No, Sir. It is 90.

I think, it says :

"Before any of the motions contemplated in Rule 88 is made . . . . "

And 88 is a consideration motion.

Mr. Chairman : No. No. It is a substantial provision of the Constitution – At what stage a Bill can be referred to the Council of Islamic Ideology?

Mr. Wasim Sajjad : Yes, Sir. It is 90 (1) which says :

90(1) "Before any of the motions contemplated in Rule 88 is made, any member may raise the objection that the Bill is repugnant to the Injunctions of Islam. If such an objection is raised the Senate may, by a motion supported by not less than two fifths of its total membership, refer the question to the Council of Islamic Ideology . . . . "

And under Rule 88, the motion is to be taken into consideration".

So, before that is moved, this matter can be raised. But now we are at the other motion which is that it should be passed. So, I don't think that it can be moved at this stage. But in any case, if Prof. Khurshid Sahib so desires, we can move it.

Peof. Khurshid Ahmed : But this has not been made.

Mr. Wasim Sajjad : Under Rule 88 motion has been passed. It should be taken into consideration at once. We are in the third reading. Sir, I am referring to Rule 90 which says :

Before any of the motion contemplated in Rule 88 is made . . . such a motion as Professor Khurshid has moved can be moved but Rule 88 refers to the 'consideration motion'. So, before the 'consideration

[Mr. Wasim Sajjad]

motion' is made the matter can be taken up. But that has been finished the other day. We have actually passed the 'consideration motion' now we are at the third reading stage.

Mr. Chairman : I think the Minister for Justice is correct. Under the rules. You cannot move a motion of this type for referring the Bill to the Counfil of Islamic Ideology. If you want to oppose it otherwise and want to say something on this, you are welcome but otherwise I will have to put the motion to the vote of the House.

پروفیسر خورشید احمد :۔ ہم نے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ میں اپنا ایک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین :۔ جی، استحقاق کہاں سے آیا اس اسٹیج پر۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ ایک نکتہ ہے۔

جناب چیئرمین :۔ ہاں پوائنٹ آف آرڈر آپ ریز کریں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل :۔ جی ہاں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کل معزز سرکاری ممبر نے یہ فرمایا تھا کہ یہ لوگ جو الاؤنسز کی مخالفت کر رہے ہیں۔ چونکہ ان کے تین سال مکمل ہو گئے ہیں اس لیے کہہ رہے ہیں۔ لیکن بخدا ہم نے یہ بات اس طرح نہیں کہی تھی۔ پھر ٹی وی میں ہمارا نقطہ نظر نہیں بتایا گیا۔ تو اس سے غلط تاثر پیدا ہوتا ہے سرکاری ممبر کے نقطہ نظر کی وضاحت بیان کی گئی ہے اور ہم نے جو بات کہی ہے۔ وہ نہیں بتائی گئی۔ تو میری گزارش ہو گی کہ اس کو بھی ذرا ریکارڈ میں لایا جائے۔

جناب چیئرمین :۔ صحیح ہے۔

Mr. Wasim Sajjad : Sir, I have moved the motion.

Mr. Chairman : You have moved the motion. The motion moved is that :

"the Bill further to amend the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, 1974 to be called [The

Members of Parliament (Salaries and Allowances) (Amendment) Bill, 1988], be passed."

(The motion was adopted)

Mr. Chairman : The Bill is passed.

پروفیسر خورشید احمد :۔ جناب چیئرمین! جس طرح میرداد خیل صاحب نے متوجہ کیا ہے میں بالعموم یہ موقع ہی نہیں پاتا کہ ٹی وی دیکھ سکوں۔ لیکن پچھلے ایک دو دنوں میں میں نے دیکھا تو یہ محسوس کیا کہ اپوزیشن کے ممبرز کے سوالات کے جو جوابات دیئے جاتے ہیں ان میں ان کا نام نہیں لیا جاتا۔ صرف جواب دینے والے وزیر کا نام لیا جاتا ہے، اسی طریقے سے جو تقاریر ہماری ہیں یعنی ان میں جو substantive points ہیں وہ نہیں آتے ہیں تو یہ بات درست نہیں ہے۔ ٹی وی اور ریڈیو سے اگر آپ رپورٹیں دے رہے ہیں تو ان کو فیئر ہونا چاہیئے۔ میں تحریک استحقاق موو نہیں کر رہا ہوں اس لیے کہ آپ یہ کہیں گے کہ اگر ایک چیز بیان نہیں کی گئی تو وہ پریولیج کی وائیلیشن نہیں لیکن میں گورنمنٹ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ کم از کم ٹی وی اور ریڈیو پر سینیٹ اور اسمبلی کی جو بھی چیز آپ پیش کرتے ہیں اس میں ہمارے دلائل کو جیسے کہ وہ ہیں، اختصار کر لیجئے لیکن انہیں توازن سے پیش کیجئے۔

جناب چیئرمین :۔ مجھے آپ سے اتفاق ہے اور امید ہے کہ میڈیا . . . When reporting on the T.V. آپ کے پوائنٹ اور نقطہ نظر کو سامنے رکھے گا۔

Shall we take up then the 'Call Attention Notice'?

Shaikh Ejaz Ahmed : Am I allowed to?

Mr. Chairman : Please.

Shaikh Ejaz Ahmed بسم اللہ الرحمن الرحیم Thank you Mr. Chairman for allowing me to read my call attention notice to the honourable Minister for Power.

Mr. Chairman : I would like to be excused, I have another engagement.

[At this Stage Mr. Chairman vacated the Chair which was occupied by Mr. Deputy Chairman (Malik Muhammad Ali Khan)]

Mr. Deputy Chairman : Shaikh Sahib, please proceed on.

Shaikh Ejaz Ahmed : Sir, this is a call attention notice in connection with the power and electricity at Chunian Industrial Estate. After great efforts and pursuation the Government of Pakistan sanctioned duty free zone at Chunian in Punjab.

(Interruption)

مولانا کوثر نیازی :۔ جناب والا کورم نہیں ہے۔ کیا مذاق ہے۔

شیخ اعجاز احمد :۔ مولانا صاحب نوٹس تو پڑھنے دیتے۔ آپ کا کوئی نقصان تو نہ ہو جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی :۔ نوٹس پڑھ کر آپ دیواروں کو سنا کر کیا کریں گے، جب نہ متعلقہ وزیر ہے نہ ممبرز ہیں، کیا فائدہ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین :۔ گھنٹی بجائیں۔

(کورم بیل بجائی گئی۔ کورم پورا نہ ہوا)

جناب ڈپٹی چیئرمین :۔ اجلاس بروز اتوار مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۸ء بوقت صبح دس بجے تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

[The House is adjourned to meet again at 10.00 O' Clock in the morning on Wednesday, March 13, 1988.]